13 TO 19 JANUARY, 2025
۱۳تا۱۹جنوری۲۰۲۵☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

دنیا کے ٹاپ ٹین ارب پتی
تازہ ترین فہرست جاری

حکومتی اخراجات کم کرنے کیلئے ڈیڑھ لاکھ آسامیوں پر چھری چلادی

وزیر اعظم یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خان کو برانڈز فاؤنڈیشن کی سالانہ تحقیقاتی اشاعت پیش

ایلون مسک نے پاکستانیوں کی اپیل سن لی

دریائے سندھ کی نایاب نابینا ڈولفن کی نسل خطرات سے دوچار

a non-profit
BRANDS FOUNDATION
Organization

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

سی ای او برانڈ فاؤنڈیشن شیخ راشد عالم کی جانب سے وفاقی وزیر اور وزیر اعظم یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خان کو سالانہ تحقیقاتی اشاعت پیش

اسلام آباد: وفاقی وزیر اور وزیر اعظم یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خان سے حال ہی میں وزیر اعظم ہاؤس میں برانڈز فاؤنڈیشن کے سی ای او شیخ راشد عالم نے ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں اداروں کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ رانا مشہود نے برانڈز فاؤنڈیشن کی پاکستان میں برانڈنگ کی تبدیلی اور املاک دانش کے حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے برانڈز فاؤنڈیشن کی خدمات کو مستقبل کے نوجوانوں کے پروگراموں میں ضم کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر شیخ راشد عالم برانڈز فاؤنڈیشن کی سالانہ تحقیقی اشاعت رانا مشہود کو پیش کر رہے ہیں۔

13 TO 19 JANUARY, 2025 ☆☆☆ ۱۳ تا ۱۹ جنوری ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں جو چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں ان پر نظر نہیں کی اور اس بات پر (خیال نہیں کیا) کہ عجب نہیں ان (کی موت) کا وقت نزدیک پہنچ گیا ہو تو اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

سورۃ الاعراف-107 آیت نمبر 185

مجھے ہے حکم اذاں.................!

حکومت کا عوام کو سستی بجلی فراہم کرنے کا خواب چکنا چور ہوگیا۔ وفاقی حکومت نے سیلز ٹیکس میں کمی پر آئی ایم ایف سے رائے مانگی تھی تاہم آئی ایم ایف نے بلوں میں سیلز ٹیکس میں کمی کی حکومتی تجویز مسترد کردی ہے۔ عالمی مالیاتی فنڈ کا کہنا ہے کہ قرض پروگرام کے تحت نئے ٹیکسز سے چھوٹ نہیں دی جاسکتی، سیلز ٹیکس چھوٹ سے ٹیکس اہداف کا حصول ممکن نہیں رہے گا۔ خیال رہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے بجلی 10 روپے فی یونٹ سستی کرنے کی اطلاعات سامنے آئی تھیں اور اس حوالے سے وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ بجلی سستی کرنے کے معاملے پر آئی ایم ایف سے بات کی جائے گی۔ گزشتہ روز کراچی میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی تقریب سے خطاب میں بھی وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ ٹیکس سلیبس کاروبار اور سرمایہ کاری کو چلنے نہیں دے رہے مگر آئی ایم ایف سے کیے وعدے نبھانے ہوں گے، وقت آنے پر آئی ایم ایف کو ٹاٹا، بائے بائے کہیں گے۔ ان کا کہنا تھا شرح سود 13 فیصد پر آگئی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ یہ 6 فیصد پر آجائے مگر فیصلے تمام امکانات کا جائزہ لے کر ہی کیے جاسکتے ہیں، وزیراعظم نے تاجروں کو جلد ملاقات کی دعوت دیتے ہوئے کہا حقیت پسندانہ جائزہ لینا ہوگا کہ کہاں بہتری ہے اور کہاں خرابیاں ہیں؟ یہ سمجھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں کہ ہر چیز ٹھیک ہے۔ دوسری طرف وفاقی وزیر برائے توانائی اویس لغاری کا کہنا ہے کہ ہماری خواہش ہے کہ بجلی کا ریٹ 50 روپے کم ہوجائے، آئی ایم ایف سے کیپٹو پاور پلانٹس پر بات چیت جاری ہے، 10 سے 12 روپے فی یونٹ تک بجلی سستی کرسکتے ہیں۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے توانائی کے اجلاس میں وفاقی وزیر اویس لغاری کا کہنا تھا آئی ایم ایف کے ساتھ کیپٹو پاور پلانٹس پر بات چیت کررہے ہیں اور معاملہ اختتام کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اویس لغاری نے کہا کہ بجلی کی قیمت 10 سے 12 روپے فی یونٹ کم کرسکتے ہیں، خواہش ہے کہ بجلی کا ریٹ 50 روپے کم ہوجائے دونوں خبروں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حکومت خواہش تو رکھتی ہے کہ بجلی کے ریٹ کم ہوں مگر آئی ایم ایف بات ماننے کو تیار نہیں ہے گویا عوام کو ریلیف دینے کے لئے آئی ایم ایف سے جان چھڑانا ضروری ہے۔ اس کے لئے ہمیں مل بیٹھ کر کوئی حل نکالنا ہوگا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ تمام اسٹیک ہولڈروں سے مذاکرات کرے اور مل جل کر کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جس سے بآسانی آئی ایم ایف سے چھٹکارے کا کوئی راستہ نکالا جاسکے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

Consumer Watch

دنیا کے ٹاپ ٹین ارب پتی (تازہ ترین فہرست جاری)

PAGE 04

چین کے شہر وینزو میں حلال کھانے کی تلاش ایک امتحان

PAGE 09

کرنسی پر کوئی دباؤ نہیں، ایل سی نہ کھلنے کی شکایت نہیں ملی، وزیر خزانہ

PAGE 06

ایلون مسک نے پاکستانیوں کی اپیل سُن لی

PAGE 12

حکومتی اخراجات کم کرنے کیلئے ڈیڑھ لاکھ آسامیوں پر چھری چلادی

PAGE 08

دریائے سندھ کی نایاب نابینا ڈولفن کی نسل خطرات سے دوچار

PAGE 14

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

دنیا کے ٹاپ ٹین ارب پتی

تازہ ترین فہرست جاری

دنیا کے امیر ترین شخص ایلون مسک اپنی ریٹائرمنٹ مریخ پر منانا چاہتے ہیں، جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئے پنسلوانیا یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی

ایمیزون کے مالک جیف بیزوس دوسرے سب سے امیر ترین شخص قرار پائے، وہ خلائی سفر بھی کر چکے ہیں، انسانیت کی خدمت کا عزم رکھتے ہیں

تیسرے امیر ترین شخص زکر برگ میٹا پلیٹ فارمز کے شریک بانی اور چیف ایگزیکٹو ہیں، زکر برگ نے یونیورسٹی کے کمرے سے فیس بک کی بنیاد رکھی

کنزیومر واچ انٹرنیٹ ڈیسک

بلوم برگ نے رواں مہینے ارب پتیوں کی فہرست جاری کی ہے، ایلون مسک نے پھر میدان مار لیا اور وہ اب بھی نمبرون کی پوزیشن پر موجود ہیں بلوم برگ کے مطابق ٹاپ ٹین ارب پتی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	نیٹ ورتھ	ملک	کاروباری نوعیت
01	ایلون مسک	426 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ٹیکنالوجی
02	جیف بیزوس	241 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ای کامرس
03	مارک زکر برگ	216 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	سوشل میڈیا
04	لیری ایلیسن	189 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ٹیکنالوجی
05	ارنالٹ برنارڈ	176 بلین ڈالرز	فرانس	لگژری پروڈکٹس
06	لیری پیج	172 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ٹیکنالوجی
07	برن سرگئی	162 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ٹیکنالوجی
08	بل گیٹس	159 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ٹیکنالوجی
09	اسٹیو بالمر	148 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ٹیکنالوجی
10	وارن بفیٹ	141 بلین ڈالرز	ریاست ہائے متحدہ امریکا	ٹیکنالوجی

1۔ ایلون مسک

نیٹ ورتھ 426 بلین ڈالر

ایلون مسک دنیا کی سب سے قیمتی کار ساز کمپنی ٹیسلا کے چیف ایگزیکٹو ہیں۔ آسٹن، ٹیکساس میں قائم کمپنی الیکٹرک گاڑیاں اور گھریلو شمسی بیٹریاں فروخت کرتی ہے۔ مسک اسپیس ایکس کے چیف ایگزیکٹو بھی ہیں، جو راکٹ بنانے والی کمپنی ہے جسے ناسا نے خلائی اسٹیشن کو دوبارہ سپلائی کرنے کے لیے مقرر کیا ہے، وہ سوشل نیٹ ورکنگ کمپنی X کے مالک بھی ہیں، جو پہلے ٹویٹر کے نام سے جانا جاتا تھا۔

ٹیسلا کمپنی کے مطابق ایلون مسک ٹیسلا کے تقریباً 13 فیصد حصص کے مالک ہیں۔ ان کے پاس اپنے 2018 کے معاوضے کے پیکیج سے تقریباً 304 ملین قابل استعمال اسٹاک آپشنز بھی ہیں۔ جنوری 2024 میں اس معاوضے کے پیکج کو ڈیلاویئر کے جج نے کالعدم قرار دے دیا، شیئر ہولڈر کے نئے ووٹ کے بعد دسمبر 2024 میں اسے دوبارہ مسترد کر دیا گیا۔

SpaceX کی قدر دسمبر 2024 کی ٹینڈر پیشکش کا استعمال کرتے ہوئے کی گئی جس کے مطابق کمپنی کی قیمت تقریباً $350 بلین ہے۔ دسمبر 2022 میں فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن اور بلومبرگ کے مطابق مسک کمپنی کے تقریباً 42% حصص کے مالک ہیں۔

2022 میں $44 بلین میں حاصل کرنے کے بعد ایلون مسک کے پاس Corp X کے تقریباً 79% حصص تھے جو پہلے ٹویٹر کے نام سے جانا جاتا تھا،

ایلون مسک کے اسٹارٹ اپس نیورالنک، xAI اور دی بورنگ کمپنی میں بھی حصص ہیں

تعلیم

ایلون مسک، جنوبی افریقہ میں ایک انجینئر والد اور غذائیت کی ماہر ماں کے ہاں پیدا ہوئے، انھوں نے 17 سال کی عمر میں کینیڈا میں کالج کے لیے گھر چھوڑ دیا، اس لیے کہ وہ نسل پرستی کے دور کی جنوبی افریقی فوج میں خدمات انجام دینے سے گریز کرنا چاہتے تھے۔ یونیورسٹی آف پنسلوانیا سے فزکس اور اکنامکس میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد انھوں نے اسٹینفورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ انھوں نے اپنی دلچسپی کے اہم شعبوں: انٹرنیٹ، صاف توانائی کو چند دنوں کے بعد ہی چھوڑ دیا۔ انھوں نے یونیورسٹی آف پنسلوانیا، یونیورسٹی آف پنسلوانیا کا

وارٹن اسکول میں بھی تعلیم حاصل کی۔

☆انھوں نے 1995 میں Zip2 کے نام سے ایک آن لائن پبلشنگ پلیٹ فارم بنایا اور اسے چار سال بعد 300$ ملین سے زیادہ میں فروخت کیا۔ انھوں نے آن لائن ادائیگی کا نظام X.com شروع کرنے کے لیے کچھ رقم دوبارہ انویسٹ کی۔ جو بالآخر پے پال بن گیا، ای کامرس سائٹ جو بالآخر 2002 میں ای بے کو 1.5 بلین ڈالر میں فروخت کر دی گئی۔

☆ان کا اگلا پروجیکٹ: SpaceX، ایک راکٹ کمپنی ہے جسے NASA نے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کو دوبارہ سپلائی کرنے میں خلائی شٹل کے کردار کو سنبھالنے کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک سال بعد، انھوں نے ٹیسلا کی مشترکہ بنیاد رکھی، وہ کمپنی جس نے 2010 میں دنیا کی پہلی آل الیکٹرک، زیرو ایمیشن اسپورٹس کار تیار کی تھی۔ اسی سال کمپنی نے عوامی پیشکش میں حصص فروخت کیے۔

☆ان کی تیسری کمپنی، سولر سٹی، سولر پاور سسٹم فراہم کرنے والی کمپنی تھی۔ سولر سٹی نے 2012 میں عوامی پیشکش میں حصص فروخت کیے اور 21 نومبر 2016 کو ٹیسلا نے خریدے۔

☆ایلون مسک نے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ سیارہ مریخ پر ریٹائر ہونے کا ارادہ رکھتا ہے

☆ٹیسلا جولائی 2020 میں دنیا کی سب سے قیمتی کار ساز کمپنی بن گئی اور مزید فوائد کے نتیجے میں ایلون مسک جنوری 2021 میں دنیا کے امیر ترین شخص بن گئے۔

سنگ میل

1971 ایلون مسک جنوبی افریقہ کے شہر پریٹوریا میں پیدا ہوئے۔

1981 دس سال کی عمر میں پہلا کمپیوٹر خریدا۔

1983 مسک نے اپنا پہلا تجارتی سافٹ ویئر گیم بلاسٹار بنایا اور فروخت کیا۔

X.com1999 نامی ایک آن لائن ادائیگی کا نظام تیار کیا۔

X.com2000 کو PayPal کی بنیادی کمپنی Cofinity کے ساتھ ضم کیا۔

2002 پے پال کو ای بے نے 1.5 بلین ڈالر میں حاصل کیا۔

LAX2002 کے قریب ایک سابق ہوائی جہاز کے ہینگر میں SpaceX قائم کی۔

2003 میں آل الیکٹرک ٹیسلا روڈسٹر کو ڈیزائن کرنا شروع کیا۔

SpaceX2008 نے اپنا پہلا سیٹلائٹ خلا میں پہنچایا۔

2010 ٹیسلا موٹرز نے اسٹاک ایکسچینج میں تجارت شروع کی۔

2022 نے سوشل میڈیا کمپنی Twitter کو 44 بلین ڈالر میں خریدا۔

2024 SpaceX نے سپر ہیوی راکٹ بوسٹر کو کامیابی سے پکڑ لیا۔

2۔ جیف بیزوس

نیٹ ورتھ 241 بلین ڈالر

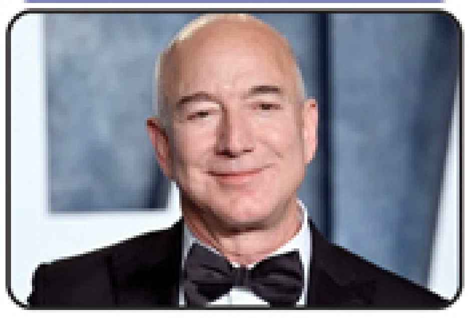

جیف بیزوس دنیا کے سب سے بڑے آن لائن ریٹیلر Amazon کے بانی ہیں۔ سیٹل میں قائم کمپنی اپنی فلیگ شپ ویب سائٹ کے ذریعے الیکٹرانکس، گھریلو سامان اور دیگر مصنوعات فروخت کرتی ہے۔ یہ ہول فوڈز گروسری چین کو بھی کنٹرول کرتی ہے اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور اسٹریمنگ سروسز پیش کرتی ہے۔ ایمیزون کی آمدنی 2023 میں 574.8 بلین ڈالر تھی۔

نومبر 2024 کی کمپنی کی فائلنگ کے مطابق، بیزوس دنیا کے سب سے بڑے آن لائن خوردہ فروش ایمیزون کے تقریباً 8.8 فیصد حصص کے مالک ہیں۔

وہ خلائی ریسرچ کمپنی بلیو اوریجن کے بھی مالک ہیں، جو بلومبرگ کی سرمایہ کاری کی لاگت کے حساب کتاب میں شامل ہے۔

وینچر فنڈ اسپیس اینجلس کے سی ای او چاڈ اینڈرسن کے مطابق، بلیو اوریجن کے لیے قیمت کا تعین کرنا اس کی منفرد حکمت عملی اور اس حقیقت کی وجہ سے مشکل ہے کہ بیزوس واحد شیئر ہولڈر ہیں اور ان کمپنی کو فروخت کرنے کا کوئی واضح ارادہ نہیں ہے۔

جیف بیزوس نے اپریل 2017 میں کہا تھا کہ وہ "ایمیزون اسٹاک کے ایک سال میں تقریباً 1$ بلین ڈالر" کی فروخت کے ذریعے انٹرپرائز کو فنڈ دیتے ہیں۔ اس رقم کو 2014 سے ان کے معلوم حصص کی فروخت کے بعد ٹیکس کی آمدنی سے کاٹ کر بلیو اوریجن کے لیے فنڈنگ کے طور پر دیتے ہیں۔ 2021 میں یہ رقم 2 بلین ڈالر تک بڑھا دی گئی کیونکہ کمپنی نے اپنی پہلی انسانی عملے کی پروازیں کیں اور بیزوس کے حصص کی فروخت میں تیزی آئی۔ 2002 کے بعد سے، انھوں نے بلومبرگ ڈیٹا کے تجزیے کی بنیاد پر، تقریباً 42 بلین ڈالر کے ایمیزون شیئرز فروخت کیے۔

بیزوس نے اگست 2013 میں واشنگٹن پوسٹ کے لیے $250 ملین ادا کیے، بیزوس نے 2023 میں شروع کی گئی سپر یاٹ، کورو کے لیے تقریباً 500 ملین ڈالر بھی ادا کیے۔

انہوں نے 2018 میں سماجی مسائل کے لیے 2 بلین ڈالر کا وعدہ کیا اور فروری 2020 میں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے کے لیے 10 بلین ڈالر عطیہ کرنے کا وعدہ کیا۔ تحائف دیے جانے پر یہ رقم ان کی مجموعی مالیت سے کاٹی جائے گی۔

ان کی نقد سرمایہ کاری کی قیمت میں یہ لین دین، ٹیکس اور مارکیٹ کی کارکردگی شامل ہے۔ طلاق کے بعد 2019 میں میکنزی اسکاٹ کو 4 فیصد حصص منتقل کرنے سے پہلے بیزوس کے پاس ایمیزون کا 16 فیصد حصہ تھا۔

تعلیم

جیف بیزوس وال اسٹریٹ کے سابق کمپیوٹر انجینئر ہیں انھوں نے 1994 میں کتابیں آن لائن فروخت کرنے کے لیے ایمیزون بنایا۔ 1997 میں ابتدائی عوامی پیشکش کے بعد، ایمیزون اسٹاک میں تقریباً 40 گنا اضافہ ہوا، جس کے بعد بیزوس کی ذاتی دولت 12 بلین ڈالر سے زیادہ ہوگئی۔

پرنسٹن کے گریجویٹ نے طویل مدتی سوچ اور کسٹمر سروس پر توجہ مرکوز کرکے اپنی ساکھ بنائی۔ آج، Amazon لاکھوں مختلف پروڈکٹس فروخت کرتا ہے، جن میں سے بہت سے فریق ثالث فروشوں کے ذریعے خریدے جاتے ہیں جو اپنے آرڈرز کو پورا کرنے میں مدد کے لیے Amazon کی ڈیٹا مینجمنٹ سروسز پر انحصار کرتے ہیں۔

کمپنی نے 2007 میں کنڈل الیکٹرانک بک ریڈر متعارف کرایا۔ چار سال بعد، ایمیزون نے کنڈل فائر جاری کیا، جس سے کمپنی ٹیبلیٹ کمپیوٹر کے کاروبار میں ایپل کے مقابلے میں تھی۔

بیزوس واشنگٹن پوسٹ کے مالک ہیں اور وہ بلیو اوریجن کی بھی نگرانی کرتے ہیں، جو ایک خلائی ریسرچ کمپنی ہے جو لاگت کو کم کرنے اور خلائی پرواز کی حفاظت کو بڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔ انھوں نے ستمبر 2018 میں پری اسکول کے پروگراموں اور بے گھر خاندانوں کی مدد کے لیے 2$ بلین اور فروری 2020 میں موسمیاتی تبدیلی سے لڑنے کے لیے 10$ بلین دینے کا وعدہ کیا۔

جیف بیزوس اور ان کی اہلیہ میک کینزی اسکاٹ نے 2019 میں طلاق لے لی۔ میک کینزی نے اپنی علیحدگی کے حصے کے طور پر ایمیزون میں 4% حصص حاصل کیا۔

انہوں نے فروری 2021 میں اعلان کیا کہ وہ ایمیزون کے چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے ریٹائر ہو جائیں گے، اپنی انسان دوستی اور دیگر کمپنیوں کے لیے زیادہ وقت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جولائی 2021 میں اس نے بلیو اوریجن کے پہلے عملے کے مشن میں شمولیت اختیار کی۔

بیزوس نے مئی 2023 میں لارین سانچیز سے منگنی کی۔

سنگ میل

1964 جیفری بیزوس البوکرک، نیو میکسیکو میں پیدا ہوئے۔

1986 پرنسٹن یونیورسٹی سے گریجویشن کیا اور بینکرز ٹرسٹ میں نوکری حاصل کی۔

1994 میں کتابیں آن لائن فروخت کرنے کے لیے Amazon.com قائم کی۔

1997 ایمیزون کو ابتدائی عوامی پیشکش میں 18$ فی حصص کی فہرست میں شامل کیا۔

1999 ٹائم میگزین کے پرسن آف دی ایئر کے لئے نامزدگی

2003 جنوب مغربی ٹیکساس میں ایک ہیلی کاپٹر حادثے سے بچے۔

Kindle2007 الیکٹرانک بک ریڈر متعارف کرائی۔

2010 ای بک کی فروخت Amazon.com پر روایتی کتابوں کی فروخت کو پیچھے چھوڑ گئی۔

2013 واشنگٹن پوسٹ اخبار کو 250 ملین ڈالر میں خریدا۔

2017 میں امیر ترین شخص بن گئے۔

2019 بیزوس اور میکنزی اسکاٹ نے اعلان کیا کہ وہ طلاق لے رہے ہیں۔

2021 ایمیزون کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کے عہدے سے سبکدوش ہوگئے۔

2021 خلاء میں بلیو اوریجن کے پہلے عملے کے مشن میں شامل ہوئے

2023 میں 500 ملین ڈالر کی سپر یاٹ کورو نے سمندری آزمائش شروع کی۔

3۔ مارک زکر برگ

نیٹ ورتھ 216 بلین ڈالر

زکر برگ میٹا پلیٹ فارمز کے شریک بانی اور چیف ایگزیکٹو ہیں، جو فیس بک چلانے والی کمپنی ہے جو دنیا کا سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک ہے مینلو پارک، کیلیفورنیا میں مقیم کاروباری شخصیت کی آمدنی 2023 میں 134.9 بلین ڈالر تھی اور ان کے ماہانہ صارفین تقریباً 4 بلین ہیں۔

زکر برگ کی خوش قسمتی کا زیادہ تر حصہ ستمبر 2024 کی فائلنگ کی بنیاد پر میٹا پلیٹ فارمز ہیں، جو پہلے فیس بک تھا،

فیس بک دنیا کا سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک ہے۔ فروری 2024 کی کمپنی پریزنٹیشن کے مطابق، میٹا پلیٹ فارمز کے ہر ماہ تقریباً 4 بلین فعال صارفین ہوتے ہیں جن میں فیس بک پر تقریباً 3 بلین شامل ہیں۔ کمپنی نے 17 مئی 2012 کو ابتدائی عوامی پیشکش میں حصص فروخت کیے جو اس وقت کی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکنالوجی IPO تھا۔

پراکسی کے مطابق، ارب پتی ٹرسٹ اور ہولڈنگ کمپنیوں کی ایک سیریز کے ذریعے حصص کا مالک ہے۔ دسمبر 2015 کی فائلنگ کے مطابق، وہ اپنی زندگی بھر میں اپنے حصص کا 99% دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ زکر برگ نے اپنی انسان دوستی کو فنڈ دینے کے لیے اگست 2016 میں حصص فروخت کرنا شروع کیے تھے

ان کی نقد سرمایہ کاری کی قدر اندرونی لین دین کے تجزیہ پر مبنی ہے زیادہ تر Facebook کے شیئرز کی فروخت جس کی قیمت بلومبرگ ڈیٹا اور کمپنی کی فائلنگ کے تجزیہ سے ہوتی ہے نیز ٹیکس، جائیداد کی خریداری، انسان دوستی اور مارکیٹ کی کارکردگی

تعلیم

:وائٹ پلینز، نیو یارک میں پیدا ہوئے، زکر برگ نے ایلیٹ بورڈنگ اسکول فلپس ایکسیٹر اکیڈمی میں کمپیوٹر پروگرامنگ کے ماہر کے طور پر اپنی ساکھ بنائی۔ Exeter سے گریجویشن کرنے کے بعد ہارورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لیا، جہاں انھوں نے تین دوستوں کے ساتھ مل کے اپنے کمرے سے فیس بک شروع کی۔ سائٹ نے تیزی سے دوسری یونیورسٹیوں کی طرف ہجرت شروع کر دی، جس سے زکر برگ کو ہارورڈ چھوڑ کر سلیکن ویلی جانے کا اشارہ ملا۔

انھوں نے 2004 کے موسم خزاں میں پیٹر تھیل سے $500,000 کی فنڈنگ حاصل کی۔ دوسری وینچر فرموں کی سرمایہ کاری تیزی سے ہوئی۔ فیس بک کی رکنیت دسمبر 2004 تک 10 لاکھ صارفین تک پہنچ چکی تھی۔ ٹاکر اور کیمرون ونکلیووس نے فیس بک آئیڈیا چوری کرنے کے الزام میں زکر برگ پر مقدمہ دائر کیا۔

نومبر 2011 میں، فیس بک نے صارف کی پرائیویسی کی خلاف ورزی کی شکایات کو حل کرنے کے لیے فیڈرل ٹریڈ کمیشن کے ساتھ 20 سالہ معاہدہ کیا۔ کمپنی نے 17 مئی 2012 کو نیویارک اسٹاک ایکسچینج میں ابتدائی عوامی پیشکش میں حصص فروخت کیے تھے۔ یہ اس وقت کی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکنالوجی آئی پی او تھا۔

زکر برگ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ فلاحی کاموں میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ستمبر 2010 میں، انھوں نے فیس بک کے 100$ ملین شیئرز نیوارک کو عطیہ کیے،

سنگ میل

1984 مارک ایلیٹ زکر برگ نیویارک کے وائٹ پلینز میں پیدا ہوئے۔

2004 تین دوستوں کے ساتھ ہارورڈ کے کمرے میں thefacebook.com بنائی۔

2004 نے وینچر کیپٹلسٹ پیٹر تھیل سے $500,000 سرمایہ کاری اکٹھی کی۔

2005 کمپنی نے باضابطہ طور پر اپنا نام فیس بک میں تبدیل کر دیا۔

2005 فیس بک کو Yahoo کو فروخت کرنے کے لیے 1$ بلین کی پیشکش کو مسترد کر دیا۔

2012 فیس بک نے ڈیجیٹل فوٹو کمپنی انسٹاگرام کو 1 بلین ڈالر میں حاصل کیا۔

2012 فیس بک نے حصص بیچے جو اس وقت کی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکنالوجی آئی پی او تھا۔

2012 سوشل نیٹ ورک نے 1 بلین ممبران کو عبور کیا۔

کرنسی پر کوئی دباؤ نہیں، ایل سی نہ کھلنے کی شکایت نہیں ملی، وزیر خزانہ

عالمی مالیاتی ادارے آئی ایم ایف کے پروگرام پر مکمل طور پر کاربند ہیں، آئی ایم ایف پروگرام کے بعد مستحکم گروتھ آتی ہے، محمد اورنگزیب

کسی بھی غیر ملکی کمپنی کو منافع باہر لے جانے سے نہیں روکا، سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے اجلاس میں وفاقی وزیر خزانہ کی بریفنگ

کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس رہنے کی توقع، برآمدات میں 10 سے 12 فیصد اضافہ، ترسیلات زر 35 ارب ڈالرز پر پہنچنے کا امکان ہے

وزیرخزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ لیٹر آف کریڈٹ (ایل سی) نہ کھلنے کی کوئی شکایت نہیں ملی، کسی بھی غیر ملکی کمپنی کو منافع باہر لے جانے کو نہیں روکا گیا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کرنسی پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔ اسلام آباد میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے اجلاس میں وزیر خزانہ نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) کے پروگرام پر مکمل طور پر کاربند ہیں، آئی ایم ایف پروگرام کے بعد مستحکم گروتھ آتی ہے۔انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف پروگرام 3 سال کا ہے، آئی ایم ایف پروگرام کے بعد مستحکم گروتھ آتی ہے، آج سے 3 سال قبل گروتھ کا ایکسلیٹر دبایا گیا تھا۔وزیر خزانہ نے کہا کہ ایل سیز نہ کھلنے کی کوئی شکایت نہیں ملی، کسی بھی غیر ملکی کمپنی کو منافع باہر لے جانے کو نہیں روکا گیا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کرنسی پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔ قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں گورنر اسٹیٹ بینک نے رواں مالی سال کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس رہنے کی توقع ظاہر کر دی۔ گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے کہا کہ رواں مالی سال کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس رہنے کی توقع ہے، ملکی برآمدات میں 10 سے 12 فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ رواں مالی سال ترسیلات زر 35 ارب ڈالرز پر پہنچنے کا امکان ہے، عالمی منڈی میں تیل کی قیمت 70-75 ڈالرز فی بیرل پر آچکی ہے۔ یادر ہے کہ گزشتہ سال کی ابتدا میں پاکستان سخت معاشی حالات کا سامنا کر رہا تھا، فروری 2024 میں عام انتخابات کے بعد موجودہ اتحادی حکومت نے معاشی بہتری کے لیے آئی ایم ایف سے قرض پروگرام لیا، جس کے نتیجے میں بجلی، گیس کے شعبوں میں بھاری ٹیکس کے نفاذ کے علاوہ معیشت کی ڈھانچہ جاتی اصلاحات پر بھی کام کیا گیا۔اس وقت مجموعی طور پر پاکستانی معیشت کے اشارے مثبت ہیں، افراط زر کی شرح ساڑھے 6 سال کی نچلی ترین سطح پر ہے، زرمبادلہ ذخائر 12 ارب ڈالر کے قریب، رواں مالی سال ترسیلات زر 35 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے، آئی ٹی سیکٹر کی برآمدات میں بھی نمایاں اضافہ ہونے سے حکومت کو کافی سپورٹ ملی ہے۔ حکومت کے سخت فیصلوں کے بعد معاشی اصلاحات کے نتیجے میں تیزی سے بہتری آ رہی ہے اور اس کا اعتراف غیر ملکی معاشی تحقیقاتی ادارے بھی کر چکے ہیں، سال 2024ء میں ماضی کے مقابلے میں معاشی بہتری آئی۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے معاشی نمو کے تیز ہونے کے امکان کو مسترد کر دیا اور قرضوں کے ذریعے ترقی کے ماڈل پر استحکام کو ترجیح دی ہے جبکہ گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے حکومت پر زور دیا کہ وہ اہم ڈھانچہ جاتی اصلاحات کو تیز کرے تاکہ زرمبادلہ کے ذخائر پر کسی دباؤ سے بچا جا سکے اور معیاری صحت اور تعلیم پر زیادہ خرچ کیا جا سکے۔

سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے اجلاس کے دوران وزیر خزانہ نے شرح سے قطع نظر ٹھوس اور پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے اپنے وعدوں پر زور دیا اور کہا کہ یہ سب پر واضح ہو جائے کہ مجھ پر کتنا ہی دباؤ ڈالا جائے، میں معاشی ترقی کو تیز نہیں کروں گا۔ محمد اورنگزیب کا یہ بیان کراچی اور لاہور میں تاجر برادری کے ساتھ ملاقاتوں اور اڑان پاکستان کے عنوان سے پانچ سالہ اقتصادی منصوبے کے آغاز کے چند دن بعد آیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ کاروباری برادری نے ملک کے اہم

مہنگائی سنگل ڈیجیٹ میں رہنے کا امکان ہے، گورنر اسٹیٹ بینک

مئی 2023 میں مہنگائی 38 فیصد پر پہنچ چکی تھی، مانیٹری پالیسی کمیٹی نے مہنگائی پر قابو پانے کے لیے سخت پالیسی اختیار کی

جون 2022 میں شرح سود 22 فیصد پر پہنچ گئی تھی، مہنگائی کم ہوئی تو شرح سود کو کم کیا گیا، آخری سہ ماہی میں اتار چڑھاؤ رہیگا

اسٹیٹ بینک نے افراط زر کو کم کرنے کیلیے اقدامات کیے، مشکلات کے باوجود مہنگائی میں نمایاں کمی کی گئی، جمیل احمد کی بریفنگ

گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے کہا ہے کہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی تک مہنگائی کے حوالے سے استحکام آ جائے گا اور رواں مالی سال مہنگائی سنگل ڈیجیٹ میں رہنے کا اندازہ ہے۔ سینیٹ قائمہ کمیٹی خزانہ کا اجلاس سینیٹر سلیم مانڈوی والا کی زیر صدارت ہوا جہاں گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے قائمہ کمیٹی کو معاشی صورتحال پر بریفنگ دی۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے بتایا کہ مانیٹری پالیسی کمیٹی نے مہنگائی پر قابو پانے کے لیے سخت پالیسی اختیار کی، مئی 2023 میں مہنگائی 38 فیصد پر پہنچ چکی تھی اور جون 2022 میں شرح سود 22 فیصد پر پہنچ گئی تھی، جون 2022 کے بعد مہنگائی کم ہوئی تو شرح سود کو کم کیا گیا۔ گورنر نے کہا کہ میڈیم ٹرم مہنگائی 5 سے 7 فیصد تک رہنے کا ہدف ہے، ہمارے خیال میں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں اتار چڑھاؤ رہے گا، آئندہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں بھی رسک برقرار رہیں گے۔ اس پر سینیٹر سلیم مانڈوی والا نے کہا کہ مہنگائی کے حساب سے 13 فیصد شرح سود زیادہ ہے، اس پر گورنر نے جواب دیا کہ گزشتہ 3 سالوں میں مہنگائی تاریخ کی بلند سطح پر رہی، مہنگائی 38 فیصد اور شرح سود 22 فیصد تک ہو گیا تھا، اسٹیٹ بینک نے افراط زر کو کم کرنے کیلیے متعدد اقدامات کیے۔ جمیل احمد کا کہنا تھا کہ مشکلات کے باوجود مہنگائی میں نمایاں کمی کی گئی، رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی تک مہنگائی کے حوالے سے استحکام آ جائے گا اور رواں مالی سال مہنگائی سنگل ڈیجیٹ میں رہنے کا اندازہ ہے۔

فیصلہ سازوں پر دباو ڈالا کہ وہ معیشت کو آگے بڑھنے دیں۔وزیرخزانہ کا کہنا تھا کہ ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے جس سے ادائیگیوں کے توازن میں مسئلہ پیدا ہو اور حکومت آئی ایم ایف پروگرام کے لیے پرعزم ہے۔محمد اورنگزیب نے واضح کیا کہ پائیدار ترقی صرف برآمدات کو بڑھا کر حاصل کی جاسکتی ہے۔سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے اجلاس میں گورنر اسٹیٹ بینک کا کہنا تھا کہ رواں مالی سال میں معاشی نمو2.5فیصد سے3.5 فیصد کی حد میں رہے گی جو کہ سرکاری ہدف سے کم ہے۔انہوں نے کہا کہ پہلی سہ ماہی میں معاشی سرگرمیاں سست رہیں لیکن حال ہی میں اس میں تیزی آئی۔مرکزی بینک کے گورنر نے وفاقی حکومت پر زور دیا کہ وہ اصلاحات کو تیز کرنے کے لیے اقدامات کرے۔صحت اور تعلیم پر بھی کم ترین سطح پر ہے، گورنر نے کہا کہ ساختی اصلاحات کی رفتار کو تیز کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر زرمبادلہ کے ذخائر پر دباو پڑے گا جو 2.2 ماہ کے مساوی امپورٹ کور کی نچلی ترین سطح میں سے ایک پر رہیں گے۔گورنر نے یہ بھی کہا کہ مرکزی بینک نے بھی درمیانی مدت کے افراط زر کا ہدف 5 فیصد سے 7 فیصد تک حاصل کر لیا ہے لیکن اس میں خطرات موجود ہیں۔انہوں نے کہا کہ آئندہ سال اپریل سے ستمبر تک مہنگائی دوبارہ بڑھنے کی توقع ہے۔گیس کی قیمتوں میں ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے قیمتوں میں کچھ اتار چڑھاو؟ بھی آئے گا جبکہ رواں مالی سال کے دوران اوسط مہنگائی سنگل ڈیجٹ میں رہے گی اور آئندہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے بعد مہنگائی کی شرح دوبارہ مستحکم ہو جائے گی۔وزیرخزانہ نے چکن کی قیمتوں میں اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پرائس مانیٹرنگ کمیٹیاں اس کا نوٹس کریں۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ سنگل ہندسوں کی شرح سود گھر اور کاروں کی خریداری کے لیے قرض لینا زیادہ

قابل عمل بناتی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ شرح سود میں کمی سے کمپنیوں کی قرض لینے کی لاگت آدھی ہو گئی ہے لیکن صنعت اب بھی مشکل صورتحال سے گزر رہی ہے۔گورنراسٹیٹ بینک کا کہنا تھا کہ رواں مالی سال میں شرح سود میں زبردست کٹوتیوں سے حکومت کو 1.5 ٹریلین روپے کے قرض کی بچت ہوگی۔جمیل احمد نے کہا کہ کرنٹ اکاونٹ کے دوبارہ دسمبر میں سرپلس رہنے کی توقع ہے،ترسیلات زراور زیادہ برآمدات کی وجہ سے رواں مالی سال کے دوران کرنٹ اکاونٹ سرپلس میں رہا۔

آئی ایم ایف نے پھر حکومت سے ڈومو کا مطالبہ کر دیا

صنعتی پاور پلانٹس کو گیس کی فراہمی پر خاطر خواہ لیوی عائد کی جائے، تاکہ بجلی کی پیداوار کے درمیان کسی بھی لاگت کے فوائد کو ختم کیا جاسکے

سی پی پیز کو گیس منقطع کرنے کی ضرورت تھی، تاکہ ملک ایک ارب ڈالر کی سات قسطوں میں سے دوسری قسط کی ادائیگی کے لیے اہل ہو سکے

پاکستان اور آئی ایم ایف کے حکام آئندہ ماہ فروری میں پہلی ششماہی جائزے کے لیے اجلاس کریں گے، تاہم کسی بھی لچک کی توقع نہیں ہے

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے اہم ساختی بینچ مارک کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی لچک نہ دکھاتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صنعتی کیپٹو پاور پلانٹس (سی پی پیز) کو گیس کی فراہمی پر خاطر خواہ لیوی عائد کرے، تاکہ گرڈ پاور اور ان کی اندرون ملک بجلی کی پیداوار کے درمیان کسی بھی لاگت کے فوائد کو ختم کیا جاسکے۔گزشتہ سال ستمبر میں دستخط کیے گئے 7 ارب ڈالر کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے تحت پاکستان کو جنوری 2025 کے آخر تک سی پی پیز کو گیس منقطع کرنے کی ضرورت تھی، تاکہ ملک مارچ میں ایک ارب ڈالر کی سات قسطوں میں سے دوسری قسط کی ادائیگی کے لیے اہل ہو سکے، پاکستان اور آئی ایم ایف کے حکام آئندہ ماہ فروری میں پہلی ششماہی جائزے کے لیے اجلاس کریں گے۔

وزیرخزانہ محمد اورنگزیب اور گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد کی جانب سے گزشتہ سال ستمبر میں آئی ایم ایف کے ساتھ کیے گئے معاہدے میں کہا گیا ہے کہ ہم جنوری 2025 کے آخر تک سی پی پیز کی بجلی کا استعمال ختم کردیں گے۔ٹیکسٹائل برآمد کنندگان اور گیس یوٹیلیٹیز بالخصوص لاہور میں قائم سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ (ایس این جی پی ایل) کی قیادت میں بااثر صنعتی شعبے کی جانب سے دباؤ ڈالتے ہوئے پیٹرولیم ڈویژن اس وعدے کو اس بنیاد پر واپس لینے کی وکالت کر رہا ہے کہ اس سے سسٹم میں اضافی ایل این جی پیدا ہو رہی ہے، جس سے درآمدات سے لے کر صارفین تک پوری ایل این جی سپلائی چین کو کافی نقصان ہو رہا ہے۔پیٹرولیم ڈویژن اور گیس کمپنیوں کے حکام کا دعویٰ ہے کہ سالانہ تقریباً 50 کارگو یا 5 سال میں 250 کے قریب کارگو سرپلس ہیں، دوسری جانب صنعتی یونٹس گیس اور ایل این جی منقطع ہونے کی صورت میں برآمدی مسابقت کے نقصان کا دعویٰ کرتے ہیں۔حکام کا کہنا ہے کہ پاکستان نے آئی ایم ایف کو اس بنیاد پر اسٹرکچرل بینچ مارک تبدیل کرنے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کی کہ بجلی کے گرڈ کے استحکام اور رسد کے لیے کچھ چیلنجز موجود ہیں۔ان مذاکرات میں شامل گیس سیکٹر کے ذرائع کے مطابق آئی ایم ایف نے پروگرام بینچ مارک کے بارے میں کوئی لچک نہیں دکھائی اور اس کے بجائے بجلی کی فراہمی کے چیلنج کی صورت میں سی پی پیز کے لیے ایل این جی کی موجودہ قیمت کے اوپر 1700 سے 1800 روپے فی یونٹ (ملین برٹش تھرمل یونٹ یا ایم ایم بی ٹی یو) عائد کرنے کی تجویز دی۔اس طرح سی پی پیز کے لیے گیس کی قیمت تقریباً 2800 سے 3200 روپے فی یونٹ سے بڑھ کر 5 ہزار روپے فی یونٹ تک پہنچ گئی ہے، جس کا انحصار تیل کی عالمی قیمتوں پر ہے۔یہ صنعتی صارفین کے لیے قابل قبول نہیں، انہوں نے کہا کہ وہ متبادل ایندھن کا استعمال کریں گے، یا کوئلے کا استعمال کریں گے، یا پرانے ٹائر جلائیں گے، صنعتی یونٹس اور گیس کمپنیوں کو چند لوگوں کی مرضی اور بیمار بجلی کے شعبے کی بقا کے لیے قربان کیا جارہا ہے۔وزارت خزانہ کے ایک عہدیدار نے تصدیق کی کہ آئی ایم ایف اسٹرکچرل بینچ مارک برقرار ہے، ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، آئی ایم ایف نے لیوی کی رقم کا حوالہ نہیں دیا، لیکن تسلیم کیا کہ گیس کی موجودہ قیمت پر بھی سی پی پیز کو 1500 روپے فی ملین کیوبک فٹ یومیہ (ایم ایم سی ایف ڈی) سے زیادہ کا فائدہ ہے۔آئی ایم ایف نے مطالبہ کیا ہے کہ سی پی پیز کو گیس کی فراہمی کی اس طرح حوصلہ شکنی کی جائے کہ نیشنل گرڈ سے بجلی کی فراہمی اور کیپٹو پلانٹس کے ذریعے اندرون ملک پیداوار کے درمیان خرابی کو ختم کیا جائے، جہاں بجلی کی فراہمی ایک مسئلہ ہے۔

عہدیدار نے کہا کہ سی پی پیز کو بجلی گرڈ میں منتقل ہونا چاہیے، یا اس کے مساوی قیمت ادا کرنی چاہیے، انہوں نے آئی ایم ایف کے موقف کا خلاصہ کرتے ہوئے کہا کہ سی پی پیز کو گیس فراہمی کی ترغیب ختم ہونی چاہیے۔وزارت خزانہ نے آئی ایم ایف سے تحریری وعدہ کیا ہے کہ جہاں نیٹ ورک ڈسٹری بیوشن اور 'اعتماد' موجود ہے، وہاں کیپٹو پاور صارفین کے لیے قیمتوں میں اضافہ جاری رہے گا، جب کہ دیگر کیپٹو پاور صارفین رواں سال کے آخر تک بجلی گرڈ میں منتقل ہو جائیں گے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ وزیر پیٹرولیم ڈاکٹر مصدق ملک نے حال ہی میں نگران حکومت پر الزام عائد کیا تھا کہ اس نے صنعتی سی پی پیز کو گیس کی فراہمی ختم کرنے کے لیے خودمختار معاہدوں میں ہاتھ باندھے ہیں، جو 'قومی مفادات، معاشی قابلیت اور یہاں تک کہ اکاؤنٹنگ کے مفادات' کے خلاف ہیں۔وفاقی وزیر نے کہا تھا کہ آئی ایم ایف کو سی پی پیز سے گیس منقطع کرنے کا مطالبہ ترک کرنے پر قائل کیا جارہا ہے۔گیس کمپنیوں کا دعویٰ ہے کہ صنعتی سی پی پیز کو گیس کی فراہمی منقطع کرنا پاکستان اسٹیٹ آئل (پی ایس او) اور دو گیس کمپنیوں ایس این جی پی ایل اور ایس ایس جی سی ایل کی باضابطہ ڈیفالٹ کی ترکیب ہے، کیوں کہ ان کا مجموعی تخمینہ نقصان 400 ارب روپے سالانہ سے تجاوز کر جائے گا۔ان کی شکایت ہے کہ کچھ طاقتور بیوروکریٹس نے بجلی کمپنیوں کی ذمہ داریاں پیٹرولیم سیکٹر کو منتقل کردی ہیں، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ پاور سیکٹر کی بیلنس شیٹ اور گردشی قرضے اچھے نظر آئیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق ایل این جی سے متعلق 6 ارب ڈالر سے زائد کی بنیادی سرمایہ کاری اور تقریباً 4 ارب ڈالر کی سالانہ ایل این جی سپلائی چین اس بنیاد پر رکھی گئی تھی کہ آر ایل این جی کو 'لازمی طور پر چلنے والے پاور پلانٹس' میں استعمال کیا جائے گا، لیکن ان وعدوں کو آہستہ آہستہ کم کر کے 66 فیصد 'خرید و یا ادائیگی کرو' سے منسلک کر دیا گیا، پھر 33 فیصد اور پھر پاور پلانٹس کی بندش پر اختتام ہوا۔بجلی کے شعبے کا گردشی قرضہ کافی حد تک مستحکم ہو گیا تھا، لیکن گیس کے شعبے میں اس کے تناسب سے ترقی ہوئی، سب سے اوپر پی ایس او ہے، جو قطر سے 'خریدنے یا ادائیگی کرنے' پر ایل این جی حاصل کرنے کے لیے ایک خودمختار معاہدے کا پابند ہے۔دونوں گیس کمپنیاں ایل این جی آف ٹیک کے لیے پی ایس او کو ادائیگیاں کرنے سے قاصر ہیں، اور ان کی پیداوار میں مزید کمی آرہی ہے۔

حکومتی اخراجات کم کرنے کیلئے ڈیڑھ لاکھ آسامیوں پر چھری چلادی

وفاقی وزارتوں اور اداروں میں موجود ان خالی اسامیوں پر ابھی بھرتیاں نہیں ہوئیں، ان میں سے 60 فیصد کو ختم کر دیا گیا وزارتوں کے 80 اداروں کی تعداد کم کر کے 40 کر دی گئی، نصف ادارے ختم ہو گئے، ان میں سے کچھ اداروں کو ضم کیا گیا 2 وزارتوں کو ضم کرنے کا فیصلہ، 60 ذیلی اداروں میں سے 25 کو ختم، 20 میں کمی اور 9 کو ضم کیا جائے گا، محمد اورنگزیب اسامیوں کو آؤٹ سورس کر رہے ہیں، حکومت رائٹ سائزنگ کر کے سرکاری اداروں کی استعداد کار بڑھانا چاہتی ہے

وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ حکومتی اخراجات کم کرنے جا رہے ہیں، وفاقی وزارتوں اور اداروں میں ایسی خالی اسامیاں جن پر ابھی بھرتیاں نہیں ہوئی تھیں، ان میں سے 60 فیصد کو ختم کر دیا گیا، جن کی تعداد تقریباً ڈیڑھ لاکھ بنتی ہے، اب ان اسامیوں پر بھرتیاں نہیں کی جائیں گی۔ اسلام آباد میں نیوز کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہے معیشت کو پائیدار ترقی کی جانب لیکر جائیں، ٹیکس نظام میں ڈھانچہ جاتی اصلاحات دسمبر سے جاری ہیں، معاشی ترقی کے لے نجی شعبے کو کردار نبھانا ہوگا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ وفاقی وزارتوں کے 80 اداروں کی تعداد کم کر کے 40 کر دی گئی، یعنی ان نصف ادارے ختم ہو گئے، ان میں سے کچھ اداروں کو ضم کیا گیا ہے، 2 وزارتوں کو ضم کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے مرحلے میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی، کامرس ڈویژن، ہاؤسنگ اینڈ ورکس اور نیشنل فوڈ سیکیورٹی کے 60 ذیلی اداروں میں سے 25 کو ختم، 20 میں کمی اور 9 کو ضم کیا جائے گا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ خدمات سے متعلق اسامیوں کو آؤٹ سورس کر رہے ہیں، حکومت رائٹ سائزنگ کر کے سرکاری اداروں کی استعداد کار بڑھانا چاہ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا کام پالیسیاں بنانا ہے، روزگار دینا نجی شعبے کا کام ہے، نجی شعبے کو ملکی معیشت کو سنبھالنا ہوگا۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ الحمد للہ معیشت بہتری کی جانب گامزن ہے، اہداف درست سمت میں جا رہے ہیں، ہم حکومتی اخراجات کم کرنے جا رہے ہیں، یہ وفاقی حکومت کی رائٹ سائزنگ کی جانب اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ ہم سے بہت ٹیکس لے رہے ہیں، تو پیسہ کہاں خرچ ہو رہا ہے، آپ اپنے اخراجات کیوں کم نہیں کرتے؟ یہ بہت اچھا سوال ہے، اسی سلسلے میں وزیراعظم نے میری سربراہی میں اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی بنائی تھی۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ اس کمیٹی میں حکومت، اتحادی جماعتوں، سرکاری افسران اور بزنس کمیونٹی کے نمائندے شامل ہیں، کمیٹی کے ٹی او آرز طے کر لیے گئے تھے، جن کے مطابق بنیادی مقصد حکومتی اخراجات میں کمی لانا تھا، یہ عوام کا پیسہ ہے اور حکومت کے اخراجات میں کمی ضرور ہونی چاہیے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ اس دوران یہ سوال بھی سامنے آیا کہ کیا یہ اقدام وفاقی حکومت کو کرنا چاہیے یا اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ ذمہ داری صوبوں کو دی جائے یا پھر اسے نجی شعبے کے حوالے کیا جائے؟۔ انہوں نے کہا کہ وفاق کے پاس 43 وزارتیں، ان کے 400 ذیلی ادارے ہیں، ان سب کے لیے 900 ارب روپے کا خرچہ کیا جاتا ہے، ابھی اس پر کام جاری ہے کہ کیسے اس خرچے کیسے کم کرنا ہے، عوام کا پیسہ بچانے کے لیے ہم قدم اٹھا چکے ہیں۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ ہم یکدم 43 وزارتوں کے اخراجات کم کرنے کے لیے اقدامات کرنے کے بجائے بتدریج مختلف وزارتوں اور ان کے ذیلی اداروں کو اخراجات کم کرنے کے دائرے میں لائیں گے، اس کے لیے ایک وقت میں 5 سے 6 وزارتوں کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پہلی 6 وزارتوں کے وزرا، ان کے سیکریٹری، ذیلی اداروں کے سربراہان اور متعلقہ افسران کو کمیٹی میں بلا کر سنا گیا، ان کا موقف جاننے کا موقع ملا، کہ کس طرح اخراجات کم کیے جائیں۔ اسی طرح دوسرے مرحلے میں 4 وزارتوں کو لیا گیا، اب ہم تیسرے مرحلے میں 5 وزارتوں کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں، ان تفصیلی ملاقاتوں کے بعد رائٹ سائزنگ کے لیے حکمت عملی بنتی ہے، سارے عمل کی نگرانی وزیراعظم خود کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سارے عمل میں دیکھا جاتا ہے، کہ اداروں کے وسائل اور انسانی افرادی قوت کا کیا کرنا ہے، 6 ماہ کے دوران جو فیصلے کیے گئے ہیں کہ خالی اسامیاں، جن پر ابھی بھرتیاں کی جانی تھیں، ان میں سے 60 فیصد کو ختم کر دیا جائے، یہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ اسامیاں بنتی ہیں، انہیں ختم کر دیا گیا ہے، یہ فیصلہ ہو نہیں رہا بلکہ اس پر عمل درآمد کے احکام پہلے دیے جا چکے ہیں، آج متعلقہ وزرا اور سیکریٹریز بریفنگ میں بتائیں گے، کہ عمل در آمد کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ جون 2025 تک رواں مالی سال ختم ہونے سے قبل تمام وزارتوں کی رائٹ سائزنگ کا کام مکمل کرلیا جائے گا، ہمارے ان فیصلوں کے اثرات آئندہ مالی سال میں دکھائی دیں گے، اب یہ دیکھنا ہوگا کہ ان وزارتوں اور اداروں کے اخراجات کس طرح مزید کم کیے جائیں، اخراجات کم رکھنا اور اداروں کی کارکردگی بہتر بنانا حکومت کے لیے اہم ہے۔ محمد اورنگزیب نے صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایسی کوئی وزارت نہیں جسے رائٹ سائزنگ میں شامل نہ کیا گیا ہو، کئی سرکاری ملکیتی کمپنیوں (ایس ای اوز) کے معاملات حساس ہیں، تاہم سب کی کارکردگی اور استعداد کے اعتبار سے فیصلے کیے جا رہے ہیں، کمیٹی 95 فیصد سے بھی زائد فیصلے اتفاق رائے سے کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اٹھارویں ترمیم کا مقصد ہی یہی تھا کہ صوبوں کو جو محکمے یا ادارے منتقل کیے جائیں، ان کے تمام اختیارات اور وسائل بھی دیے جائیں، ہم چاہتے ہیں آئین کے مطابق اداروں کا صوبوں کو سونپنے کا عمل مکمل ہو جائے اور صوبے خود ان کا انتظام چلائیں۔ ن لیگ کے رکن قومی اسمبلی بلال اظہر کیانی نے کہا کہ ڈیڑھ لاکھ اسامیاں ختم کرنے کے لیے ہر وزارت سے مختلف اسامیوں کی معلومات لی گئیں، بڑی احتیاط کے ساتھ یہ اقدام کیا ہے، جیسے جیسے ملازم ریٹائر ہوتے جائیں گے، ہم خدمات کو آؤٹ سورس کریں گے، میڈیا بھی حکومت کے سائز اور اخراجات پر توجہ دلواتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رائٹ سائزنگ کا مقصد صرف اخراجات کی کمی نہیں بلکہ حکومت کی کارکردگی کو بھی بہتر بنانا ہے، چاہتے ہیں بزنس کمیونٹی کو 4 سے 6 اداروں میں جا کر این او سی لینے کے بجائے آسانی فراہم کریں۔

چین کے شہر وینزو میں حلال کھانے کی تلاش ایک امتحان

在中國溫州尋找清真食品的測試

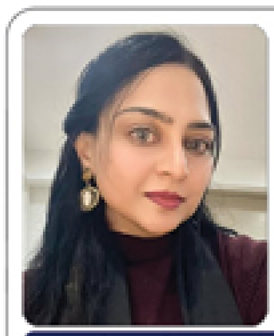

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

پہاڑوں کے دامن میں گھرا وینزو اور سامنے سڑک کے کنارے روشن لالٹینیں، جن پر قدیم چینی خطاطی میں کچھ لکھا تھا، ہوا کے ساتھ جھول رہی تھیں۔ ہمارے میزبان، مسٹر چاؤ، پہلے سے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور نہایت خلوص سے ہاتھ ملایا۔ ان کی آنکھوں میں وہ چمک تھی جو وینزو کے ہر شہری میں دکھائی دیتی ہے ایک مہمان نواز، گرم جوش اور زندگی سے بھرپور انداز۔"" گاڑی میں بیٹھتے ہی، مسٹر چاؤ نے ہنستے ہوئے کہا، 'آپ خوش قسمت ہیں کہ وینزو کی سب سے مشہور چیز، رات کی روشنیوں کو دیکھنے کا موقع مل رہا ہے لیکن اس بار بارشیں معمول سے زیادہ ہو رہی ہیں اس لیے چھتری ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں۔ 'گاڑی تیزی سے شہر کی طرف روانہ ہوئی، اور میں کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔ ہر طرف قدیم اور جدید کا امتزاج نظر آ رہا تھا۔ ایک طرف بلند و بالا عمارتیں تھیں، جن پر نیون روشنیوں کے ساتھ چینی حروف جگمگا رہے تھے، اور دوسری طرف پرانے لکڑی کے گھر، جو صدیوں کی تاریخ سناتے محسوس ہو رہے تھے۔"" مسٹر چاؤ نے بتایا، 'یہ وینزو ہے، جہاں لوگ نہ صرف تجارت میں ماہر ہیں بلکہ اپنے کلچر اور روایات کو زندہ رکھنا بھی جانتے ہیں۔ 'ان کے لہجے میں فخر کی جھلک تھی۔ 'آپ دیکھیں گے کہ یہاں کے لوگ زندگی کو کس طرح محبت اور محنت کے ساتھ گزارتے ہیں۔ 'ان کی باتیں سن کر میرا تجسس مزید بڑھ گیا۔"" گاڑی جب شہر کے مرکز میں پہنچی تو مجھے لگا جیسے میں کسی خواب کا حصہ بن گئی ہوں۔ کشادہ شاہراہیں , جن کے دونوں اطراف گلاب کے پھولوں کی باڑ تھی . دونوں جانب چمکتے کاغذی فانوس لٹک رہے تھے، اور ہر موڑ پر کسی قدیم کہانی کی جھلک مل رہی تھی۔ مسٹر چاؤ نے بتایا کہ یہاں ہر گلی کی اپنی کہانی ہے، اور لوگ اپنے آباؤ اجداد کی روایات کو زندہ رکھنے کے لیے ان کہانیوں کو سینے سے لگائے رکھتے ہیں۔ اسی دوران ہماری گاڑی ایک قدیم پل کے اوپر سے گزری . پل کے نیچے بہتا دریا چاند کی روشنی میں چمک رہا تھا مسٹر چاؤ نے پل کے بارے میں بتایا کہ یہ پل تقریباً پانچ سو سال پرانا ہے اور یہاں کے لوگوں کے لئے محبت اور اتحاد کی علامت ہے". میں نے سوچا یہ شہر نہ صرف خوبصورت ہے بلکہ اپنے ماضی اور حال کو خوبصورتی سے سنبھالے ہوئے ہے. جہاں قدیم روایات اور جدید ترقی ایک ساتھ سانس لیتی ہیں۔ چین کا شہر وینزو، ایک ایسا شہر ہے جس کی تاریخ بھی کسی ہیرے جواہرات سے کم نہیں۔ جیسے ہی آپ اس شہر میں قدم رکھتے ہیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ماضی اور حال کا سنگم ایک خوبصورت اور حیرت انگیز طریقے سے آپ کے روبرو ہے۔ یہ شہر صرف ایک جغرافیائی مقام نہیں، بلکہ ایک جیتی جاگتی تاریخ ہے، جو اپنی تمام تر عظمتوں اور چیلنجوں کے ساتھ آپ کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ وینزو کا ماضی اتنا رنگین ہے کہ اس کی کہانیاں سن کر آپ کو لگے گا کہ جیسے کسی قدیم داستان کا حصہ بن گئے ہوں۔ 192 قبل مسیح میں جب اس شہر نے مشرقی اوکی سلطنت کا دارالحکومت ہونے کا اعزاز حاصل کیا، تب یہ شہر ایک نیا سورج بن کر ابھر رہا تھا۔ اور پھر جب 323 عیسوی میں اس نے یونجیا پریفیکچر کا درجہ حاصل کیا، تو گویا یہ شہر اپنی عظمت کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ لیکن ایک کہانی بھی ہے، جو شاید اس شہر کے دل کی آواز ہو۔ کہتے ہیں کہ جب اس شہر کی بنیاد رکھی جا رہی تھی، تو ایک سفید ہرن پھول کے ساتھ شہر کے گرد چکر لگاتا تھا۔ اس دن کے بعد سے، وینزو کو "سفید ہرن کا شہر " کے نام سے جانا جانے لگا۔
وینزو کا شمار چین کے ان شہروں میں ہوتا ہے جہاں کی دستکاری، سیلاڈون کے سامان، کاغذ سازی، کشتی سازی، ریشم، کڑھائی، لکڑی کے کام، جوتے اور چمڑے کی مصنوعات کا نام دنیا بھر میں لیا جاتا ہے۔ ان تمام چیزوں کے بیچ، ایک اور چیز ہے جو وینزو کو دیگر شہروں سے ممتاز کرتی ہے، وہ ہے اس کی ثقافت۔ وینزو "نانشی اوپیرا " کا گھر ہے، جسے جنوبی اوپیرا بھی کہا جاتا ہے۔ گا منگ کے مشہور ڈرامے "دی پیپا " کو عالمی سطح پر پذیرائی حاصل ہوئی، اور اس کی کہانیوں نے وینزو کو دنیا بھر میں ایک خاص مقام دلایا۔ مگر وینزو کی عظمت صرف اس کی تاریخ اور ثقافت تک محدود نہیں۔ اس شہر نے کئی عظیم فلسفیوں، شاعروں اور دانشوروں کو جنم دیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے چینی ادب، فلسفہ اور سائنس میں انقلابی تبدیلیاں لائیں۔ یونجیا اسکول کے فلسفی "یے شی " اور جنوبی سونگ دور کے "دریا اور جھیلوں کے اسکول "کے شاعروں نے وینزو کو ایک نئی پہچان دی۔ وینزو کے بارے میں سب سے دلکش بات یہ ہے کہ یہاں کی ثقافت ایک خوبصورت توازن قائم کرتی ہے۔ یہاں کی دستکاری، اوپیرا، آرٹ، ڈرامہ، رقص اور لوک ادب میں ایک عجیب سی گہرائی ہے، جو نہ صرف چینی بلکہ عالمی سطح پر اپنی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ شہر صرف تاریخ کا محافظ نہیں بلکہ ایک جدید ترقی کی علامت بھی ہے۔ وینزو کا جغرافیہ، اس کی تاریخ اور اس کی ثقافت ایک خوبصورت کہانی بناتی ہے، جس میں ہر قدم پر ایک نیا راز، ایک نیا تجربہ چھپا ہوتا ہے۔ اور جب آپ اس شہر کی گلیوں میں چلتے ہیں، تو آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ آپ صرف ایک سیاح نہیں بلکہ اس شہر کا حصہ بن چکے ہیں، جہاں ہر زاویہ، ہر منظر اور ہر کہانی آپ کو اپنے اندر کھینچ لیتی ہے۔ اس شہر میں، جہاں ماضی کی گونج اور حال کی حقیقت آپس میں ملتی ہیں، وہیں ہر شخص کا سفر ایک منفرد تجربہ ہوتا ہے۔ وینزو کی گلیاں، بارش میں دھلے پہاڑ، اور لوگوں کے چہروں پر سجی مسکراہٹیں۔۔۔ یہ سب کسی خواب کا حصہ لگتے ہیں۔ مگر خوابوں کے ساتھ کچھ حقیقتیں بھی ہوتی ہیں، جو ہمارے جیسے مسافروں کے قدموں کو کبھی بوجھل اور کبھی ہلکا کر دیتی ہیں۔ پہاڑوں کے دامن میں گھرا یہ شہر اپنی خوبصورتی سے دل کو موہ لیتا ہے، لیکن کیا یہ دل کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنا سکتا ہے؟ ہم پاکستانی، جہاں بھی جاتے ہیں، اپنی ثقافت، اپنی روایات اور اپنی شناخت کا عزم بھی ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ وینزو میں بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ یہاں کے لوگوں کی مسکراہٹیں تو بے حد خلوص بھری ہیں، مگر کیا یہ مسکراہٹیں ہمارے عقیدے، ہماری زبان اور ہمارے رہن سہن کو قبول کر سکیں گی؟ اور ہاں، کھانے کی بات کریں تو یہاں کے پکوان کا ہر ذائقہ یقیناً منفرد ہوگا، مگر ایک پاکستانی کے لیے اپنے ذائقے سے دور رہنا کسی امتحان سے کم نہیں۔ حلال کھانے کی تلاش، اردو بولنے والوں کی کمی، اور مسجد کے میناروں کو ڈھونڈنے کی جستجو۔۔۔ یہ سب کہانی کے وہ حصے ہیں جنہوں نے ہمیں ایک لمحے کے لیے سوچنے پر مجبور کیا کہ یہاں رہنا کتنا آسان ہوگا؟ کیا وینزو کے ان چمکتے بازاروں میں ہماری اقدار جگہ بنا سکیں گی؟ کیا زبان کا یہ خلا بھی بھر سکے گا؟ اور کیا یہ سرزمین ہماری کہانیوں کا حصہ بنے گی یا صرف ایک عارضی قیام کی منزل رہے گی؟ یہ سب جاننے کے لیے آپ کو اگلی قسط کا انتظار کرنا ہوگا، جہاں ہم وینزو کی زندگی کے ان گوشوں کو بے نقاب کریں گے، جو ہر اجنبی کے لیے حیرت کا باعث بنتے ہیں۔ تو دل تھام لیجئے , کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی!

(جاری ہے)

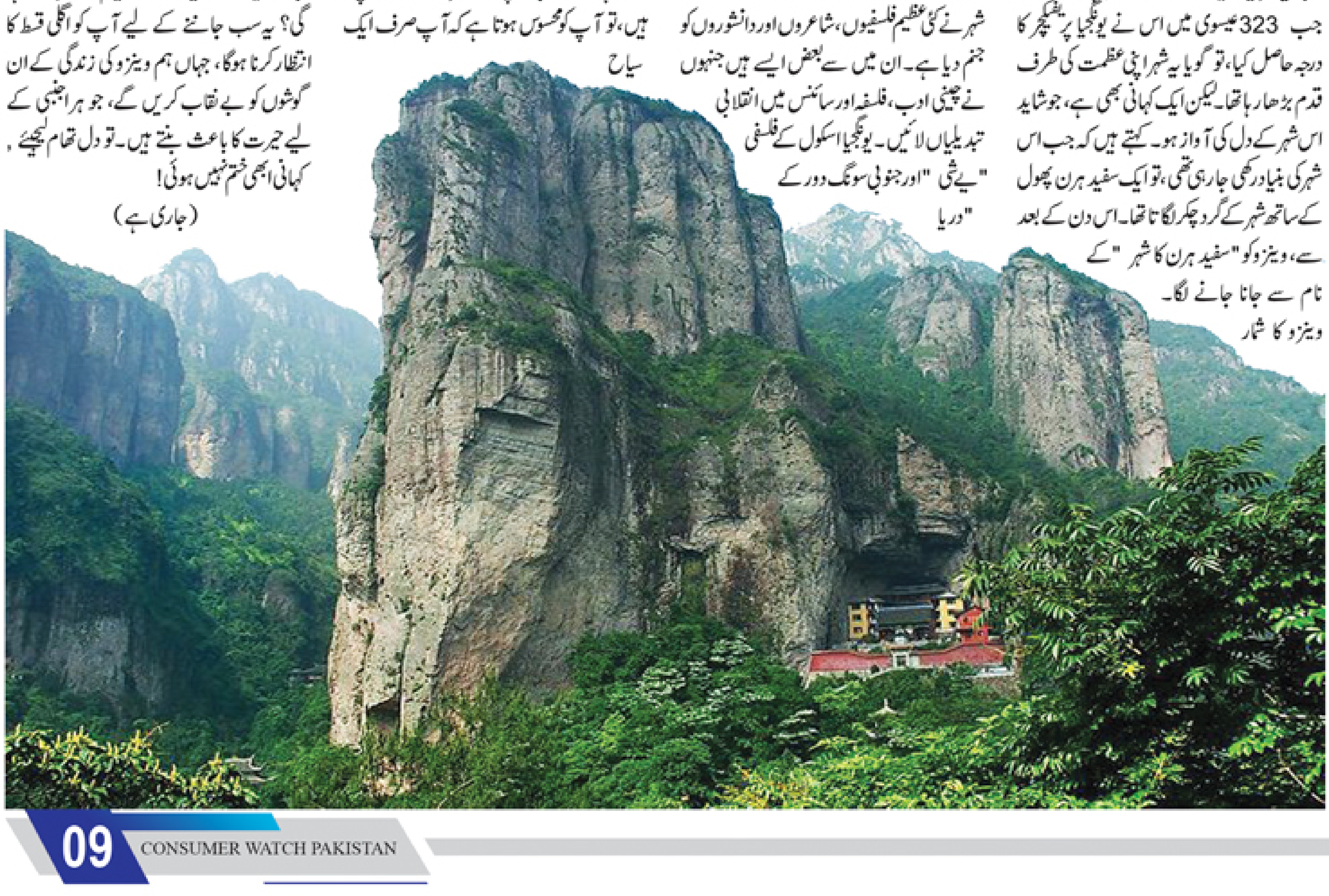

بلدیاتی اداروں میں کرپشن کا راج (اپوزیشن لیڈر) مخالفین نکمے ہیں (میئر کراچی)

2024 بلدیہ کی کارکردگی کے حوالے سے مایوس کن رہا۔ 2025 میں بھی کراچی والوں کے لیے صورتحال امید افزا نہیں، سیف الدین

کراچی کی 106 سڑکیں اور 44 نالے براہِ راست قابض میئر کے ماتحت ہیں نا اہلی پر وائٹ پیپر جاری کریں گے، اجلاس میں خطاب

2025 میں انفرا اسٹرکچر ٹھیک کرنے اور کراچی کے شہریوں کو سستی اور معیاری تفریح فراہم کرنے کی کوشش کریں گے، میئر کراچی کا عزم

مخالفین کا مقصد لوگوں کو نا امید کرنا ہے، باتیں کرنے سے مسائل حل نہیں ہوتے، میدان میں اترنا پڑتا ہے، مرتضیٰ وہاب کی خصوصی گفتگو

2024 کا سال سندھ حکومت اور کے ایم سی کی کارکردگی کے حوالے سے کراچی کے شہریوں کے لیے نہایت مایوس کن رہا۔ 2025 میں بھی صورتحال کراچی کے شہریوں کے لیے امید افزاء نہیں ہے، سندھ حکومت اور کے ایم سی کے زیر اہتمام محکموں سے شہریوں کو کوئی ریلیف نہیں ملا۔ کرپشن، نا اہلی، تعصب، اور ناقص کاموں پر وائٹ پیپر جاری کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار کے ایم سی میں اپوزیشن لیڈر سیف الدین ایڈوکیٹ نے ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا اجلاس میں پی ٹی آئی کے پارلیمانی لیڈر مبشر حافظ الحق حسن زئی، جماعت اسلامی پارلیمانی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر قاضی صدر الدین، کونسل میں ورکس کے انچارج فرمان، کوآرڈی نیٹر اپوزیشن لیڈر نعمان الیاس، اسپورٹس اور یوتھ کے امور کے انچارج تیمور احمد، ممبر کونسل اسامہ احمد اور دیگر شریک ہوئے۔ اس موقع پر گزشتہ سال 2024 میں سندھ حکومت اور کے ایم سی کی کارکردگی اور شہریوں کی تکالیف کے ازالے کے حوالے سے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ سیف الدین ایڈوکیٹ نے مزید کہا کہ گزشتہ سال شہر میں جرائم کی ریکارڈ وارداتیں ہوئیں، لاکھوں شہری اپنی گاڑیوں، موٹر سائیکلوں، موبائل فونز سے محروم ہوئے اور ڈکیتی کا شکار ہوئے، 109 کے قریب شہری لوٹ مار کی وارداتوں کے دوران اپنی جان سے گئے، ہیوی ٹریفک کے حادثات میں بڑی تعداد میں شہری جاں بحق ہوئے لیکن حکومت سندھ مجرموں کی گرفتاری اور جرائم کی بیخ کنی میں مکمل ناکام رہی، سندھ کے تمام محکموں بالخصوص بلدیاتی اداروں میں بدترین کرپشن کا راج رہا جس کی وجہ سے منتخب نمائندوں کے لیے مسائل میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کے بڑے مسائل سڑکیں، پانی کی فراہمی، سیوریج کے نظام کی بحالی، کچرا صفائی میں سندھ حکومت اور کے ایم سی مکمل ناکام رہی، انہوں نے کہا کہ قابض میئر مرتضیٰ وہاب واٹر بورڈ اور سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے چیئرمین بھی ہیں لیکن کراچی کے شہریوں کو کچرے کے ڈھیروں، غلاظت سے بھرے ہوئے نالوں اور بہتے گٹروں سے نجات نہ مل سکی جبکہ ان امور کی ذمہ داری براہِ راست ان کے پاس ہے، کراچی کی 106 سڑکیں اور 44 نالے براہِ راست قابض میئر مرتضیٰ وہاب کے ماتحت ہیں لیکن اربوں روپے کے اخراجات مختلف ٹینڈرز میں ظاہر کرنے کے باوجود شہر کا بدترین حال ہے، سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور اگر کہیں کام ہوا بھی ہے اس قدر غیر معیاری کہ چند دن میں ہی برباد ہو گیا جو کرپشن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سندھ حکومت اور کے ایم سی نے کئی شعبوں میں کام کیا ہے تو وہ کرپشن اور مختلف اداروں میں شہر کے باہر سے لائے ہوئے نااہل افسران کی تقرری کا ریکارڈ قائم کرنے کا کام۔ انہوں نے کہا کہ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی، بورڈ آف ریونیو کے رجسٹرار آفس، واٹر ٹینکر سب نے مافیا سسٹم اور کراچی شہر کو برباد کرنے کا کام کیا☆

میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے کہا ہے کہ 2025 میں کراچی کیلئے پینے کے پانی کی سپلائی میں اضافہ ہوگا۔ خصوصی گفتگو کرتے ہوئے میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ 2025 میں بلدیہ عظمیٰ کراچی انفرا اسٹرکچر ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گی، کراچی کے شہریوں کو سستی اور معیاری تفریح فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیوریج کے مسائل ہمارے لیے چیلنج ہیں، 2025 میں کراچی کیلئے پینے کے پانی کی سپلائی میں اضافہ ہوگا، حب ڈیم سے نئی کینال نکالنے کیلئے تیزی سے کام ہو رہا ہے، اگست 2025 تک حب کینال کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔ مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ کے 4 اور ملیر ایکسپریس وے پر بھی کام کیا

کراچی کی اہم سڑکوں کو خوبصورت اور فٹ پاتھوں کی حالت بہتر کرنے کا فیصلہ

کمشنر کی شاہراہ فیصل پر جاری ترقیاتی کام سمیت شہر کی تمام شاہراہوں اور فٹ پاتھوں کی مرمت کے کام کو جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت

کمشنر کراچی سید حسن نقوی کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں شہر کی اہم سڑکوں کو خوبصورت بنانے، فٹ پاتھوں اور سڑکوں کی حالت بہتر بنانے کیلئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ کمشنر نے شاہراہ فیصل، آئی آئی چندریگر روڈ، شاہراہ قائدین، میرن پرومنڈ پر جاری ترقیاتی کام سمیت شہر کی تما شاہراہوں پر فٹ پاتھوں اور سڑکوں کی مرمت کے کام کو جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں شہر میں، مین ہولز کو کور کرنے، یوٹیلیٹی اداروں کے چیمبرز کی مرمت، اسٹریٹ لائٹس کی تنصیب، سڑکوں پر نمایاں مقامات سے کچرا کنڈیوں کی منتقلی اور صفائی کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں تمام ڈپٹی کمشنرز، اسسٹنٹ کمشنر ہیڈ کوارٹرز رابعہ سید، اسسٹنٹ کمشنر جنرل کمشنر کراچی آفس حاظم بنگوار، مینجنگ ڈائریکٹر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ طارق نظامانی، ریجنل ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ رمضان پٹھان، ڈائریکٹر جنرل میونسپل سروسز طارق مغل، چیف انجینئر کے ڈی اے عبد الصمد مختلف ٹاؤنز کے میونسپل کمشنرز اور دیگر نے شرکت کی۔ تمام ڈپٹی کمشنرز نے اپنے ضلع میں شہری کی بہتری کے اقدامات کے بارے میں منصوبہ بندی اور جاری کاموں کا جائزہ پیش کیا۔ ڈپٹی کمشنر غربی احمد علی صدیقی نے منگھوپیر روڈ شاہراہ ورنگی میں، ڈپٹی کمشنر وسطی طحہ سلیم نے شاہراہ پاکستان اور علامہ راشد ترابی روڈ میں، ڈپٹی کمشنر شرقی ابرار جعفر نے شاہراہ فیصل میں، ڈپٹی کمشنر جنوبی الطاف ساریو نے آئی آئی چندریگر روڈ، ڈپٹی کمشنر کیماڑی راجہ طارق چانڈیو نے ضلع کیماڑی میں، ڈپٹی کمشنر ملیر سلیم الہ اوڈھو نے ضلع ملیر اور ڈپٹی کمشنر کورنگی مسعود بھٹو نے کورنگی میں اہم سڑکوں کی نشاندہی کی جس پر کام شروع کیا جا رہا ہے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ضلع وسطی میں شاہراہ پاکستان شیر شاہ سوری روڈ علامہ راشد ترابی روڈ پر پیچ ورک اور دیگر ترقیاتی کام جاری ہیں۔ ضلع وسطی میں غیر سرکاری تنظیموں اور اداروں کے تعاون سے شجرکاری کی جائے گی کے ڈی اے چورنگی کو بوہرہ کمیونٹی کے تعاون سے خوبصورت بنایا جارہا ہے۔ ٹاون ایڈمنسٹریشن کے تعاون سے ماڈل مارکیٹ اور اے او کلنک پر ڈیولپمنٹ پارک کی تعمیر کے منصوبے بھی تیار کئے گئے ہیں جبکہ کے ڈی اے کے تعاون سے مختلف فلائی اوورز کے نیچے اسپورٹس کمپلیکسز بھی بنائے جائیں گے۔ اجلاس میں شاہراہ فیصل میرن پرومینڈ شاہراہ قائدین کو خوبصورت بنانے کیلئے یوٹیلٹی اداروں کے چیمبرز کی وجہ سے فٹ پاتھوں پر پیدل چلنے والوں کو درپیش دشواریوں کو دور کرنے کے چیمبرز کو بہتر بنانے کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ آئی آئی چندریگر روڈ اور مرین پرومنڈ پر جاری کام کو اگلے دس روز میں مکمل کرلیا جائے گا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ آئی آئی چندریگر روڈ پر کمشنر کراچی کے حالیہ دورہ کے موقع پر کیے گئے فیصلہ کی روشنی میں فٹ پاتھوں پر مرمت اور رنگ و روغن کا کام مختلف مقامات پر مکمل کرلیا گیا ہے۔ کے ڈی اے اور کے ایم سی نے تصاویر کے ذریعے ترقیاتی کاموں کے بارے میں بریفنگ دی۔ کے ڈی اے نے کمشنر کو بتایا کہ آئی آئی چندریگر روڈ پر 36 مین ہولز تھے جو بند کردئے گئے ہیں۔ کمشنر نے کہا کہ تمام ڈپٹی کمشنرز اور میونسپل ادارے اپنے اپنے علاقوں میں اس بات کو یقینی بنائیں کہ شہر میں کوئی بھی مین ہول نہ کھلا ہو۔

جارہا ہے، بلدیہ عظمی کراچی کے کنٹرول میں 106 سڑکیں آتی ہیں، گلی محلے کی سڑکیں متعلقہ ٹاؤن کی ذمہ داری ہے، کوشش ہے رواں مالی سال پی آئی بی کالونی کی گلیاں بنادی جائیں، ماضی کا کراچی شاندار تھا تو مستقبل کا کراچی شاندار کیوں نہیں ہوسکتا؟ میئر کراچی نے کہا کہ کراچی کی ترقی کے لیے سب کو کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے، مخالفین کا اعتراض یہ ہے کہ شہر میں کام ہو تو ان کے نام سے ہو، پیپلز پارٹی کے نام سے کام ہوگا تو مخالفین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، مخالفین آئے دن ہمارے لیے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مخالفین کی پریس کانفرنس کا مقصد لوگوں کو ناامید کرنا ہے، مخالفین اپنے نکمے پن کی ذمہ داری پیپلز پارٹی پر ڈال دیتے ہیں، باتیں کرنے سے مسائل حل نہیں ہوتے، مسائل حل کرنے کے لیے میدان میں اترنا پڑتا ہے، پی پی پی میدان میں کام کررہی ہے۔ مرتضی وہاب نے کہا کہ افسوسناک صورتحال ہے کہ پانی کا شارٹ فال ہے، جماعت اسلامی والے قابل بننے کی بات کرتے ہیں، جماعت اسلامی والے ٹینکرز کا پانی بہادیتے ہیں، پیپلز پارٹی کی سخت بات جماعت اسلامی کو ناگوار گزرتی ہے، 1100 ملین یومیہ پانی کی ضرورت ہے، 550 ملین گیلن سپلائی کیا جاتا ہے، 2025 میں کراچی میں پانی کی مشکلات میں کمی آئے گی۔

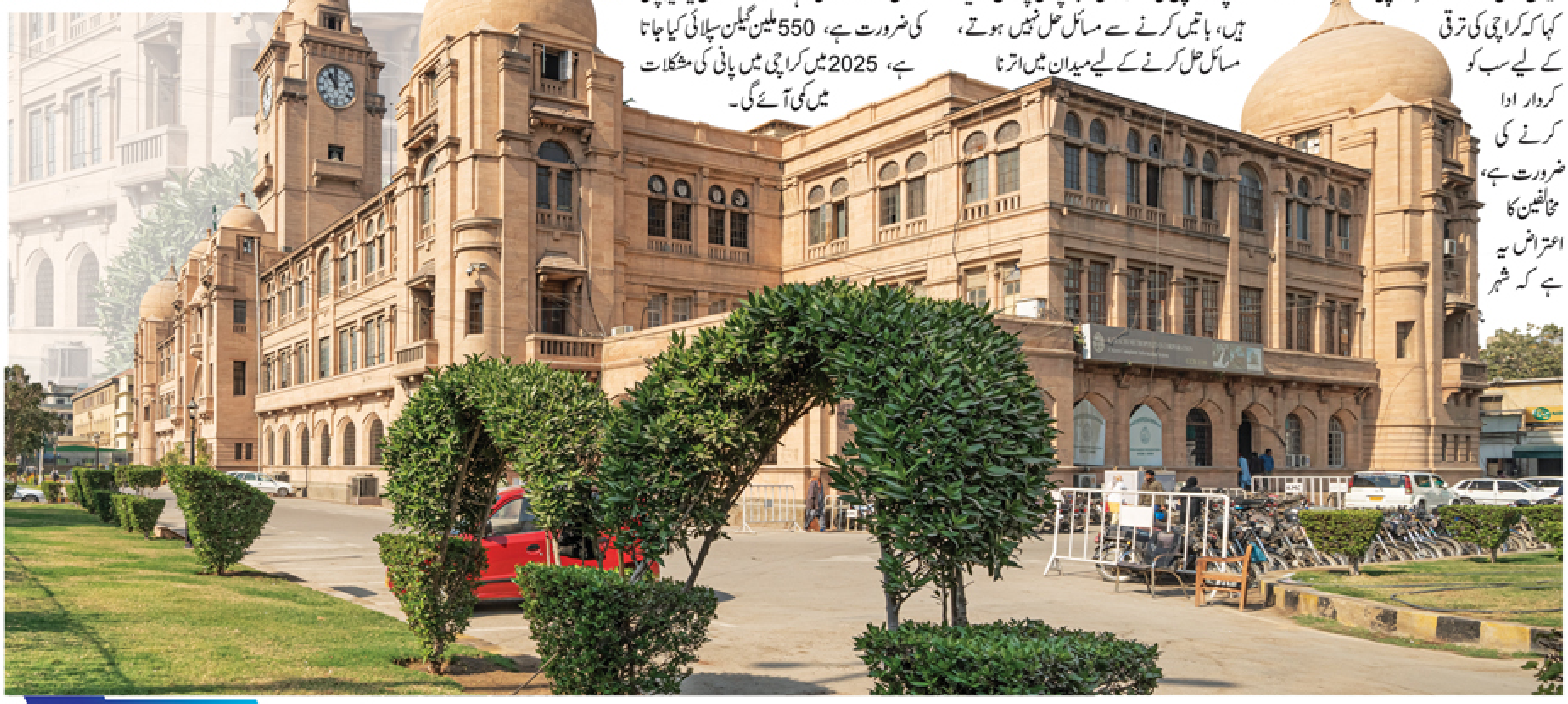

ایلون مسک نے پاکستانیوں کی اپیل سُن لی

پاکستانی صارفین ایلون مسک سے اپیل کرتے ہوئے نظر آئے کہ وہ اپنی اسٹارلنک انٹرنیٹ کمپنی پاکستان میں متعارف کروائیں

اسٹارلنک کو سکیورٹی ایکسچینج کمیشن پاکستان میں رجسٹرڈ کروالیا گیا، سوالات اُٹھ رہے ہیں کہ یہ کمپنی کتنے عرصے میں فعال ہوجائے گی

اسٹارلنک کو ملک میں رجسٹر کرلیا گیا ہے، ایسی کمپنیوں کے لیے قواعد وضوابط طے کرنا بہت ضروری ہیں، وزیر برائے آئی ٹی شزہ فاطمہ

کیا اسٹارلنک کمپنی کے ذریعے پاکستان میں انٹرنیٹ کے مسائل حل ہوجائیں گے؟ یہ بھی ایک اہم سوال ہے، بی بی سی کی رپورٹ

پاکستان میں گذشتہ برس کی ابتدا سے ہی لوگ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی بندش سے پریشان ہیں اور بعض اندازوں کے مطابق اس غیر اعلانیہ بندش کے سبب انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کے شعبے کو ایک ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہو چکا ہے۔ گھریلو اور کمرشل صارفین انٹرنیٹ کی بندش اور 'ایکس' جیسی معروف سوشل میڈیا ویب سائٹ کی ملک میں معطلی کے سبب کسی ایسے نئے نظام کی تلاش میں تھے جس کے ذریعے انھیں انٹرنیٹ کی بلاتعطل فراہمی ممکن ہوسکے۔ ٹاپ 10 وی پی این ڈاٹ کام کی ایک رپورٹ کے مطابق گذشتہ برس پاکستان کو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا ایپس کی بندش کے سبب ایک ارب 62 کروڑ ڈالر کے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پاکستان میں حکومتی شخصیات اور ادارے انٹرنیٹ کی اس بندش کے متعدد جواز پیش کرتے رہے ہیں۔ کبھی سیاسی احتجاج کے سبب انٹرنیٹ متاثر نظر آتا تھا، تو کبھی زیرِ سمندر انٹرنیٹ کی کسی کیبل میں خرابی کے سبب لوگ انٹرنیٹ سے محروم ہوجاتے تھے اور تو اور کچھ حکومتی شخصیات کی جانب سے سکیورٹی خدشات کو بھی متعدد مرتبہ انٹرنیٹ کی بندش کی وجہ بتایا گیا۔ ایسے میں متعدد انٹرنیٹ صارفین امریکی کاروباری شخصیت ایلون مسک سے اپیل کرتے ہوئے نظر آئے کہ وہ اپنی اسٹارلنک سیٹلائٹ انٹرنیٹ کمپنی کو پاکستان میں متعارف کروائیں۔ بالآخر ایلون مسک نے پاکستانیوں کی اپیل سُن لی اور اسٹارلنک کو سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان میں رجسٹرڈ کروالیا گیا۔ ایسے میں یہ سوالات اُٹھ رہے ہیں کہ یہ کمپنی کتنے عرصے میں پاکستان میں فعال ہوجائے گی اور کیا عام گھریلو صارفین بھی سیٹلائٹ انٹرنیٹ استعمال کر پائیں گے؟ پاکستان میں وزیر برائے آئی ٹی شزہ فاطمہ نے تصدیق کی ہے کہ ا سٹارلنک کو ملک میں رجسٹر کرلیا گیا ہے، لیکن انھوں نے مزید کہا کہ ایسی کمپنیوں کے لیے قواعد وضوابط طے کرنا ضروری ہے۔ انھوں نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ 'اسٹارلنک کے علاوہ دیگر اور سیٹلائٹ کمپنیاں بھی ہیں جو پاکستان میں اپنی سروسز صارفین کو دینا چاہتی ہیں۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم ریگولیٹری میکنزم ترتیب دیں جس کے تحت وہ پاکستان میں آپریٹ کرسکیں۔' ایلون مسک آج کل امریکی سیاست میں کافی متحرک ہیں 'ہم تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے ایک جامع پالیسی تیار کررہے ہیں تاکہ یہ سیٹلائٹس مقامی فری کوئنسی میں مداخلت نہ کر سکیں۔' انھوں مزید کہا کہ جب ریگولیٹری میکنزم تیار ہوجائے گا تو پھر اسٹارلنک جیسی کمپنیوں کو لائسنس کا اجرا شروع ہوجائے گا۔ 'یہ نئی چیز ہے اور آج تک کسی نے بھی دنیا میں لو ارتھ اوربٹ سیٹلائٹ انٹرنیٹ کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی ریگولیشن نہیں بنائے ہیں۔ اس لیے ہماری کوشش ہے کہ ہم پاکستان کے لیے بین الاقوامی معیار کے تحت یہ تمام قوائد اور سسٹم چند ماہ کے اندر اندر ترتیب دے لیں۔ جس کے بعد ہی یہ ا سٹارلنک یا کوئی اور ایسی کمپنی پاکستان میں آپریٹ کرسکے گی۔'

اسٹارلنک کا سیٹلائٹ انٹرنیٹ کیا ہے اور یہ کیسے کام کرتا ہے؟

ایلون مسک کی کمپنی اسٹارلنک سیٹلائٹس کے ایک وسیع نیٹ ورک کے ذریعے انٹرنیٹ سروس مہیا کرتی ہے۔

کمپنی کے مطابق اس کا مقصد ان افراد کو تیز ترین انٹرنیٹ مہیا کرنا ہے جو زمین کے دور دراز یا دیہی علاقوں میں رہتے ہیں اور انھیں تیز انٹرنیٹ تک رسائی حاصل نہیں ہے۔

حکومت پاکستان کو 'ڈیجیٹل قوم' کیوں بنانا چاہتی ہے اور اس پر ماہرین کو کیا تحفظات ہیں؟

یونیورسٹی آف پورٹسمتھ کے اسپیس پروجیکٹ کی مینیجر لوسینڈا کنگ کہتی ہیں کہ برطانیہ میں بھی ا سٹارلنک کے صارفین موجود ہیں لیکن کمپنی کی سروس استعمال کرنے والوں کی تعداد افریقہ جیسے خطوں میں زیادہ ہے۔ ایلون مسک کے اسٹارلنک منصوبے کے تحت سیٹلائٹس کو زمین کے نچلی سطح کے مدار میں چھوڑا گیا ہے تاکہ ان سیٹلائٹس اور

زمین کے درمیان رابطوں کی رفتار کو جتنا ممکن ہو تیز بنایا جا سکے۔ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ایلون مسک کی کمپنی نے 2018 سے لے کر اب تک تقریباً 3000 چھوٹے سیٹلائٹس زمین کے مدار میں بھیجے ہیں۔ ٹیکنالوجی ویب سائٹ پاکٹ لنٹ کے ایڈیٹوریل ڈائریکٹر کرس ہال کا کہنا ہے کہ ایلون مسک کی کمپنی اسٹارلنک 10 سے 12 ہزار سیٹلائٹس استعمال کر سکتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سیٹلائٹس کو استعمال کرتے ہوئے ہم دنیا کے دور دراز علاقوں جیسا کے صحرا اور پہاڑوں پر انٹرنیٹ کنکشن تک رسائی کی مشکل حل کر سکتے ہیں۔ یہ ہمیں ان علاقوں تک انٹرنیٹ حاصل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر جیسا کے تاریں اور کھمبوں کی ضرورت سے نجات دلائے گی۔'

اسٹارلنک کی قیمت کیا ہے اور کون اسے استعمال کرے گا؟

روایتی انٹرنیٹ سروسز کے مقابلے میں اسٹارلنک مہنگا ہے۔ صارفین کے لیے اس کی ماہانہ فیس 99 ڈالر ہے، جبکہ انٹرنیٹ کی فراہمی کے لیے استعمال ہونے والی ڈش اور راؤٹر کی قیمت 549 ڈالر ہے۔ میڈیا میٹرز فار ڈیموکریسی سے منسلک اسد بیگ کہتے ہیں اگر اسٹارلنک پاکستان میں اپنی سروس شروع کرتا ہے تو ملک میں انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے اور بھی کئی سوالات کھڑے ہو جائیں گے۔

ان کا کہنا ہے کہ 'سیٹلائٹ انٹرنیٹ تک کس کو رسائی ہوگی اور کس قیمت پر؟ اسٹارلنک کی سروسز، سستی نہیں ہیں اور اس کا آنا پاکستان میں ڈیجیٹل تقسیم کو مزید گہرا بھی کر سکتا ہے، جہاں کچھ خاص لوگ اس سے استفادہ اٹھا سکیں اور دوسروں کو وہی خراب انٹرنیٹ سروسز پر انحصار کرنا پڑے گا۔'

برطانیہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں 96 فیصد گھرانوں کو پہلے سے ہی تیز ترین انٹرنیٹ سروس تک رسائی حاصل ہے، جبکہ امریکہ اور یورپی یونین میں بھی 90 فیصد عوام کے انٹرنیٹ کی اچھی سہولت موجود ہے۔

لندن یونیورسٹی کے انسٹیٹیوٹ آف اسپیس پالیسی اینڈ لا کے ڈائریکٹر پروفیسر سعید موسٹشر کا کہنا ہے کہ 'بیشتر ترقی یافتہ دنیا کے پاس پہلے ہی اچھے انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے۔ وہ (اسٹارلنک) آمدن کے لیے عالمی مارکیٹ کے چھوٹے حصے پر انحصار کر رہے ہیں۔'

ایلون مسک کی کمپنی اسٹارلنک کے اس وقت درجنوں ممالک میں کئی لاکھ صارفین ہیں۔ جن میں بیشتر شمالی امریکہ، یورپ اور آسٹرالایشیا سے ہیں۔ ان میں گھریلو اور کاروباری دونوں طرح کے صارفین موجود ہیں۔ اسٹارلنک اپنے نیٹ ورک کو مزید پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت وہ اپنے تیز ترین انٹرنیٹ کی سروس افریقہ، جنوبی امریکہ اور ایشیا میں فراہم کرے گی۔ یہ دنیا کے وہ علاقے ہیں جہاں انٹرنیٹ سروس اور کوریج زیادہ اچھی نہیں ہے۔ کرس ہال کا کہنا ہے کہ اسٹارلنک کی انٹرنیٹ سروسز کی قیمت شاید افریقہ کے کچھ گھرانوں کے لیے بہت زیادہ ہو لیکن یہ دور افتادہ علاقوں میں اسکولوں اور ہسپتالوں سے رابطے قائم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔'

کیا سیٹلائٹ انٹرنیٹ میں بھی رکاوٹ ڈالی جا سکتی ہے؟

پاکستان میں اسٹارلنک کی متوقع آمد پر ایک سوال اور بھی انٹرنیٹ صارفین کے ذہنوں میں ہے کیا حکومتی ادارے ایلون مسک کی کمپنی کی انٹرنیٹ سروس میں بھی رخنہ ڈالنے کی سکت رکھتے ہیں؟ پاکستان میں انٹرنیٹ اور آن لائن مسائل پر گہری نظر رکھنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسٹارلنک کے ذریعے بھی شاید ملک میں آزاد انٹرنیٹ کی فراہمی ممکن نہ ہو۔ اس معاملے پر بی بی سی بات کرتے ہوئے سماجی کارکن اور انٹرنیٹ امور کی ماہر نگہت داد کا کہنا تھا کہ عوام تک بغیر کسی رکاوٹ کے انٹرنیٹ کی فراہمی ان کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔

'ہمیں ماضی کی مثالوں کو دیکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ اسٹارلنک یا اس جیسی کمپنیوں کا مستقبل میں کیا بنے گا۔ ویسے تو سیٹلائٹ انٹرنیٹ میں خلل ڈالنا یا رکاوٹ پیدا کرنا مشکل ہے لیکن پھر بھی اہم بات یہ ہے کہ اسٹارلنک جیسی کمپنیاں (حکومت سے) کیا معاہدے کر کے آ رہی ہیں۔'

صارفین کے لیے اسٹارلنک کی ماہانہ فیس 99 ڈالر ہے

'یہاں سب سے بنیادی اور اہم سوال یہ ہے کہ حکومت ایسی کمپنیوں کو کن قوائد وضوابط کے تحت پاکستان میں کام کرنے دیں گے۔ اگر تو ان کمپنیوں نے بھی پابندیوں کے تحت ہی انٹرنیٹ کی فراہمی عوام تک پہنچانی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ صارفین کو پہلے سے معلوم ہو کہ انھیں کیا سروسز ملیں گی اور کیا نہیں ملے گا۔'

اسد بیگ بھی سمجھتے ہیں کہ سیٹلائیٹ انٹرنیٹ کو با آسانی کنٹرول یا ریگولیٹ نہیں کیا جا سکتا'

'اگر ان تمام پابندیوں کے بغیر سیٹلائیٹ انٹرنیٹ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تو پھر فائر وال یا ویب مینیجمنٹ سسٹم پر اتنے پیسے کیوں خرچ کیے گئے؟ دوسری جانب نگہت داد کہتی ہیں کہ اگر اسٹارلنک کسی معاہدے کے تحت پاکستان آتی ہے تو حکومت اور کمپنی کو شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے یہ معاہدہ عوام کے سامنے رکھنا چاہیے۔

اسٹارلنک کے مالک ایلون مسک آج کل امریکی سیاست میں کافی متحرک ہیں اور نو منتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے قریبی ساتھی بھی تصور کیے جاتے ہیں۔

نگہت داد کہتی ہیں کہ 'یہ بات دنیا سے ڈھکی چھپی نہیں کہ آج کل ایلون مسک امریکی سیاست میں کتنے فعال ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جمہوری نظام، ڈس اور مس انفارمیشن کے معاملے پر بھی ان کے کردار پر انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں۔

'ہمیں اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ ہم ٹیکنالوجی اور جدت کو اہمیت دیتے ہوئے کسی پروپیگنڈا کا شکار نہ ہوں۔

(خصوصی رپورٹ)

دریائے سندھ کی نایاب نابینا ڈولفن کی نسل خطرات سے دوچار

نابینا ڈولفن کی نسل کو لاحق خطرات میں ماہی گیری کے جالوں میں الجھنا، غیر قانونی شکار، آبپاشی کی نہروں میں اس کا پھنس جانا شامل ہیں

پاکستان میں پائی جانے والی ڈولفن کبھی بصارت رکھتی ہوگی تاہم دریاؤں میں بڑھتی آلودگی کی وجہ سے یہ نسل بتدریج بینائی سے محروم ہوئی

اندھی ڈولفن نابینا ہونے کے باوجود روشنی اور اندھیرے میں فرق کر سکتی ہے، اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے جسم کا وسط کالے سے بھورا نما ہوتا ہے

زرعی ادویات اور کیڑے مکوڑوں کے لیے زہریلے کیمیکل بھی دریا کے پانی میں شامل ہو کر ڈولفن کی اموات کا سبب بنتے ہیں، ماہرین

طویل رقبے پر پھیلے دریائے سندھ میں پائی جانے والی اندھی ڈولفن کا شمار دنیا کے نادر و نایاب ترین ممالیہ (دودھ پلانے والی آبی حیات) میں ہوتا ہے، مگر بڑھتی ہوئی آلودگی اور دیگر وجوہات کی بنا پر انڈس ڈولفن کی نسل خطرات سے دوچار ہے۔ ڈولفنز عموماً سمندر کے کھارے پانی میں پائی جاتی ہیں، مگر کرہ ارض پر صاف پانی، دریاؤں اور پانی کے مستقل ذخائر میں بھی دریائی ڈولفنز موجود ہیں، جو اپنی جسمانی ساخت، رنگ اور دیگر عوامل کے سبب ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ان میں صرف ایک قدر مشترک ہے کہ ان کے مسکن میٹھے پانی کے دریا ہیں۔ پاکستان کے دریائے سندھ میں پائی جانیوالی ڈولفن بھی دنیا کے دیگر ممالک میں پائی جانے والی ڈولفنز سے بالکل الگ تھلگ نسل ہے، انفرادیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ مکمل طور پر اندھی ہے، آنکھوں کے حلقے ہونے کے باوجود اس میں روشنی نہیں ہے اور یہ بینائی سے مکمل طور پر محروم ہے، مگر اندھی ہونے کے باوجود دریائے سندھ کی ڈولفن بلا کی حس رکھتی ہے، یہ ہلکے سے کھٹکے پر بھی خطرے کو بھانپ لیتی ہے۔ پرسکون اور پرامن ماحول کے دوران دریا کے پانی میں اچھل کود اور غوطہ دیکھنے والے کے لیے ایک دلفریب نظارہ ہوتا ہے، دنیا کے دیگر ممالک میں دریائی ڈولفن کا مسکن بھارت کی گنگا ندی، ایمیزون ندی، چین کے دریا ینگٹز اور برازیل کے قرب میں واقع بولوین ندی بھی ہے۔ ڈبلیو ڈبلیو ایف کے مطابق سن 1992 میں انڈس ڈولفنز کی تعداد 500 کے لگ بھگ تھی، تاہم گزرتے وقت کے ساتھ یہ تعداد ابتدا میں 1200 سے 1500 جبکہ بعد ازاں سن 2017 میں کیے گئے سروے کے مطابق یہ تعداد 2 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ انسانی عمل دخل کی وجہ سے انڈس ڈولفن کا 80 فیصد مسکن تباہی سے دوچار ہو چکا ہے، اس نوع کی آبادی کو مختلف خطرات کا سامنا ہے، جن میں ماہی گیری کے جالوں میں الجھنا، آبی آلودگی، غیر قانونی شکار، آبپاشی کی نہروں میں ڈولفن کا پھنس جانا شامل ہیں، سندھ میں پائی جانے والی ڈولفن کو سندھی زبان میں اندھی بلھن کہا جاتا ہے۔ بین الاقوامی تنظیم انٹرنیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر (آئی یو سی این) نے اس صاف پانی کی ممالیہ جانور کو خطرے سے دوچار انواع کی ریڈ لسٹ میں شامل کر رکھا ہے، ماہرین کے مطابق پیدائشی طور پر پاکستان میں پائی جانے والی ڈولفن کبھی بصارت رکھتی ہوگی، تاہم دریاؤں میں بڑھتی آلودگی اور مسلسل گدلے پانی میں رہنے کی وجہ سے یہ نسل بتدریج بینائی سے محروم ہوئی۔ سمندری ڈولفن کے مقابلے میں اس کی تھوتھنی لمبی اور کسی آرے سے مشابہ ہوتی ہے، جس میں دونوں جانب بہت چھوٹے چھوٹے دانت ہوتے ہیں، اندھی ڈولفن نابینا ہونے کے باوجود روشنی اور اندھیرے میں فرق کر سکتی ہیں، اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے جبکہ جسم کا وسط کالے سے بھورا نما ہوتا ہے۔ مچھلی کے شکار کے لیے زرعی ادویات کے استعمال جیسے اقدامات سے انڈس ڈولفن کی نشو نما متاثر ہو رہی ہے، پانی میں بڑھتی ہوئی آلودگی بھی انڈس ڈولفن کی اموات کی ایک بڑی وجہ ہے، دریائے سندھ کے قرب و جوار کے کھیتی باڑی والے علاقوں میں زراعت کے لیے کھاد اور زرعی ادویات کے استعمال اور کیڑے مکوڑوں کے لیے جراثیم کش زہریلے کیمیکل بھی دریا کے پانی میں شامل ہو کر ڈولفن کے اموات کا سبب بنتے ہیں۔

ماضی میں انسانی سہولیات کے لیے بننے ڈیموں اور بیراجوں کی تعمیر نے اس آبی حیات کی آبادی کو تقسیم کر کے ان کے قدرتی مسکن کو شدید متاثر کیا، جس کی وجہ سے قدرتی طور پر اندھی ڈولفن کی نقل و حرکت انتہائی محدود ہو گئی۔ دریائے سندھ کی اندھی ڈولفن کو ماہی گیری کے جالوں سے بھی شدید خطرات ہے، کیونکہ اس کی لمبی تھوتھنی اس وقت جال میں پھنس جاتی ہےجب یہ جال میں پھنسی مچھلی کی بو پا کر اس کو کھانے کے لیے لپکتی ہے، ڈبلیو ڈبلیو ایف کیکوآرڈینیٹر عمران ملک کیمطابق ایک نجی بینک کی فنڈنگ سے ڈولفن کنزرویشن پروگرام اس کی بقا کے لیے ترتیب دیا گیا ہے، ضروری امر یہ ہے کہ لوگوں کو آگاہی دی جائے تاکہ ان میں اس آبی حیات کے حوالے سے شعور پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ انڈس ڈولفن کیحوالے سےحکومتی اور سندھ وائلڈ لائف کی پالیسیز پر نظر ثانی کی ضرورت ہے، دریا میں سیوریج اور صنعتی بغیر ٹریٹیڈ پانی شامل کیا جا رہا ہے، اس کیعلاوہ ماہی گیروں کی جانب سے غیر قانونی اور نقصان دہ جالوں کا استعمال بھی ایک بہت ہی بڑا خطرہ ہے، اس کا حل یہ ہے ان کو یا تو آگاہی دی جائیا اس حوالیسے کوئی سخت قوانین وضع کیے جائیں۔ ڈبلیو ڈبلیو ایف کے مینیجر تو حید غنی میسر کے مطابق ملاح کمیونٹی کی آگاہی ناگزیر ہے، اس کے علاوہ کینال کے گیٹوں پر پنگر کو جالوں پر نصب بھی ناگزیر ہے، پنگر ایک مخصوص آواز پیدا کرنے والا آلہ ہے، جو ماہی گیری کے جالوں کے قریب آتی ڈولفنز کو ایک تنبیہ جاری کرتے ہیں، 25 ہزار مالیت کا یہ آلہ آواز پیدا کرنے والے آلات کی تعیناتی ماہی گیری کے جالوں میں دریائے سندھ کے ڈولفن کے الجھنے کو کم کرنے کا ایک ممکنہ حل ہے، یہ ٹیکنالوجی خطرے سے دوچار دریائی ڈولفن کے تحفظ میں مدد کر سکتی ہے اور پائیدار ماہی گیری کو فروغ دے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سن 2022 کے اوائل میں پاکستان میں تجرباتی طور پر پہلی بار دریائے سندھ کی 3 ڈولفنز کو محفوظ طریقے سے سیٹلائٹ ٹرانسمیٹر کے ساتھ ٹیگ کیا گیا تھا، جو ان کی نقل و حرکت، رویے اور رہائش گاہوں کے بارے میں اہم ڈیٹا فراہم کریں گے، پراجیکٹ کے تحت صوتی رکاوٹوں کی آزمائشیں کی گئیں، جن میں آواز خارج کرنے والا آلہ پنگر استعمال کیا گیا۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ پنگرز ماہی گیری کے جالوں کے ساتھ ڈولفن کے براہ راست عمل دخل کو کم کرتا ہے، سائنسی ماہرین نیدو دہائیوں پر محیط ایک صبر آزما اور طویل تحقیق کے بعد اس بات کا انکشاف کر چکے ہیں کہ خطرے سے دوچار دریائے سندھ اور گنگا کی ڈولفن ایک دوسرے سیکسر مختلف اقسام کی نسلیں ہیں۔ اس تحقیق سے پہلے انھیں جغرافیائی اعتبار سے ایکدوسرے کے قریب خطوں میں ہونے کے سبب ایک سمجھا جاتا تھا، پاکستان میں مون سون بارشوں کے بعد جب دریا کا پانی اترتا ہے، تو یہ مچھلیاں تالابوں وغیرہ میں پھنس جاتی ہیں، جہاں انھیں خوراک کی کمی کا سامنا رہتا ہے۔ دریائے سندھ میں گذشتہ کئی برسوں کے دوران کیے بعد دیگرے چشمہ تونسہ، گدو اور سکھر چینل کے درمیان کئی سروے کیے گئے، جس میں تحقیقی ٹیم نے دریا اور زمین پر اس حساس نوعیت کے تکنیکی کام کے دوران کئی شب و روز گزارے۔ گزشتہ دو دہائیوں سے تقریباً 300 پھنسے ہوئے دریائی ڈولفنز کو بحفاظت بچالیا گیا ہے اور انہیں واپس سندھ میں چھوڑ دیا گیا، راستہ بھٹک جانے والی انڈس ڈولفن دریا میں مسلسل سفر کے دوران کئی کلومیٹر دور نکل جاتی ہیں، ریسکیو کے بعد ان کی دریائے سندھ میں واپسی کا مرحلہ انتہائی دشوار اور تکنیکی اعتبار سے انتہائی پیچیدگی نوعیت کا ہوتا ہے کیونکہ برق رفتار سے واپسی کا یہ سفر بذریعہ سڑک کیا جاتا ہے، جس کے دوران اندھی ڈولفن کو ایک تولیے میں لپیٹ کر اس کے جسم کو مسلسل پانی سے تر رکھا جاتا ہے کیونکہ ذرا سے خشکی کے سبب یہ دم توڑ دیتی ہے۔ سندھ وائلڈ لائف کے مطابق ماضی کے خطرات کے درمیان اب کچھ اور واقعات نئے اندیشوں کی صورت میں سر اٹھا رہے ہیں، جن میں اس بے ضرر آبی حیات کو کلہاڑیوں کے وار اور بندوق سے براہ راست گولی مارنے کے واقعات پیش آچکے ہیں۔ گذشتہ دنوں کچھ نوجوانوں کی جانب سے ڈولفن کو دریا سے نکال کر سیلفی بنانے کے چکر میں ڈولفن کی جان لے چکے ہیں، جن کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، دریائے سندھ کے قریب واقع گاں، دیہات میں انڈس ڈولفن کے حوالے سے کچھ قصے بھی مشہور ہیں، ایک افسانوی قصے کے مطابق اندھی ڈولفن کبھی جل پری ہوا کرتی تھی، جس نے گذرتے وقت کے ساتھ اپنی شکل تبدیل کر لی اور اب جل پری سے مچھلی بن چکی ہے۔

سعودی عرب کی ایک اور ایئر لائن کو پاکستان کیلئے آپریشن کی اجازت

سعودی عرب کی ایک اور ایئر لائن کو پاکستان کے لیے آپریشن شروع کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ رپورٹ کے مطابق سعودی آدیل ایئرلائن اپنا فلائٹ آپریشن 2 فروری سے شروع کر رہی ہے، پہلی پرواز ریاض سے کراچی پہنچے گی، پروازیں کراچی ریاض اور جدہ کیلئے آپریٹ کی جائیں گی۔ رپورٹ کے مطابق آدیل ایئر کی پہلی پرواز کراچی پہنچنے پر طیارے کو ایئر پورٹ اتھارٹی کی جانب سے

واٹر سلوٹ پیش کیا جائے گا، سی اے اے نے فلائی آدیل کو پاکستان کے لیے فضائی آپریشن کی اجازت پہلے ہی دے چکی ہے۔ ایئرلائن ذرائع نے کہا کہ سعودی عرب کی نئی ایئرلائن کے پاکستان آنے سے مسافروں کو براہ راست سفری سہولت میسر آئے گی۔

کھاد سیکٹر کو بھی دھچکا، یوریا کی کھپت میں نمایاں کمی

ملک میں یوریا کی کھپت میں گزشتہ کیلنڈر سال کے دوران سالانہ بنیادوں پر نمایاں کمی ہوگئی۔ انڈسٹری کے اعداد و شمار کے مطابق کیلنڈر سال 2024 کے دوران ملک میں 6577000 ٹن یوریا کی کھپت ریکارڈ کی گئی جو سال 2023 کے مقابلہ میں ایک فیصد کم ہے۔ سال 2023 میں ملک میں 6642000 ٹن یوریا کی کھپت ریکارڈ کی گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق دسمبر میں 991000 ٹن یوریا کی کھپت ہوئی جو دسمبر 2023 کے مقابلہ میں 58 فیصد زیادہ ہے۔ دسمبر 2023 میں 628000 ٹن یوریا کی کھپت ریکارڈ کی گئی تھی۔ دوسری جانب یوریا کے برعکس ڈی اے پی کی کھپت میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے کیلنڈر سال 2024 کے دوران ملک میں 1641000 ٹن ڈی اے پی کی کھپت ریکارڈ کی گئی جو کیلنڈر سال 2023 کے مقابلہ میں 4 فیصد زیادہ ہے۔ کیلنڈر سال 2023 میں 1576000 ٹن ڈی اے پی کی کھپت ریکارڈ کی گئی تھی۔ دسمبر میں ملک میں 152000 ٹن ڈی اے پی کی کھپت ہوئی جو دسمبر 2023 کے مقابلہ میں 15 فیصد زیادہ ہے۔

وزارت خزانہ نے آئل اینڈ گیس سیکٹر کے مالیاتی نظام پر سوالات اٹھا دیئے

وفاقی وزارت خزانہ نے پی ایس او، پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ، او جی ڈی سی ایل، سوئی سدرن اور سوئی ناردرن گیس کمپنیوں کے مالیاتی نظام کو غیر موثر قرار دے دیا۔ وزارت خزانہ نے آئل اینڈ گیس سیکٹر کے مالیاتی نظام پر سوالات اٹھائے ہیں۔ ذرائع وزارت خزانہ کے مطابق ان تیل و گیس کمپنیوں کا انفرا اسٹرکچر دقیانوسی اور غیر موثر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے تمام پانچ کمپنیوں کو چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایس این جی پی ایل اور ایس ایس جی پی ایل کے وصولی کے ایشوز نے ان کی مالی پوزیشن کو کمزور کیا جس کی وجہ سے ان کا حکومت کی مالی سپورٹ پر انحصار بڑھا ہے۔ انرجی سیکٹر میں گردشی قرضے کے باعث کیش فلوز کے مسائل پیدا ہو گئے اور عدم ادائیگیوں کے باعث واجبات بڑھ گئے جس سے لیکویڈیٹی متاثر ہو رہی ہے۔ وزارت خزانہ کے مطابق واجبات بڑھنے سے کمپنیوں کی معاشی صورتحال پر اثرات مرتب ہوئے اور سرکاری اداروں کا حکومتی سپورٹ پر انحصار بڑھ گیا ہے، پرانی ٹیکنالوجی کے باعث پیداوار کم اور آپریشنل لاگت زیادہ ہے۔ گیس کے ترسیلی اور تقسیمی نظام میں لاسز کا سامنا ہے، بزنس پلان کے ذریعے ریونیو لاسز محدود اور آپریشنل کارکردگی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ مالیاتی نظام کو بہتر بنا کر گردشی قرضے کے مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

نیا سال مہنگائی کا طوفان لئے آیا، عوام کی مشکلات بڑھ گئیں

نیا سال مہنگائی کا طوفان لئے آیا، عوام کی مشکلات بڑھ گئیں، آٹے، چینی کی بوری پر 300 روپے بڑھا دئے گئے، سرسوں کے تیل فی لیٹر 80 روپے کا اضافہ، ڈاکٹرز نے اپنی فیس بھی بڑھا دی۔ تفصیلات کے مطابق جیکب آباد میں نئے سال کی آمد سے ہی مہنگائی کا طوفان امنڈ آیا ہے جس سے عام شہری کی مشکلات بڑھ گئی ہیں آٹے اور چینی کی بوری پر 200 سے 300 روپے بڑھا دئے گئے ہیں اسی طرح سرسو کے تیل پر فی لیٹر اضافہ کر دیا گیا ہے اب سرسو کا تیل 480 روپے لیٹر فروخت کیا جا رہا ہے خوردنی تیل مہنگا ہونے کی وجہ سے شہری سرسو کے تیل کو کھانے پکانے میں استعمال کرنے لگے تھے جس کے ریٹ بھی اب بڑھا دئے گئے ہیں دوسری طرف شہر میں پرائیوٹ کلینکس کے ڈاکٹرس نے بھی اپنی معائنہ فیسیں بھی بڑھا دی ہیں ہوشربا مہنگائی سے عوام کی چیخیں نکل گئی ہیں اور عام استعمال کی اشیاء خریدنا مشکل ہو گیا ہے شہریوں کا کہنا ہے کہ ظالمانہ مہنگائی سے قوت خرید جواب دے گئی ہے کیا کھائیں کیا پہنیں، اب تو گذارہ بھی مشکل ہو گیا ہے، مہنگائی کا خاتمہ اور کنٹرول کرنے کے حکومتی دعوی جھوٹے ہیں کوئی پرسان حال نہیں۔

ملک میں سیمنٹ کی فروخت میں 10 فیصد سے زائد کمی ریکارڈ

ملک میں رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی فروخت میں 10 فیصد سے زائد کمی ہوگئی۔ آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (اے پی سی ایم اے) کے اعداد و شمار کے مطابق سیمنٹ کی قومی برآمدات میں رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران 31.60 فیصد اضافہ جبکہ مقامی فروخت میں 10.4 فیصد کمی ہوئی ہے۔ گذشتہ مالی سال میں جولائی تا دسمبر 2023 کے دوران سیمنٹ کی برآمدات کا حجم 3.655 ملین ٹن رہا تھا تاہم جاری مالی سال کے پہلے 6 ماہ (جولائی تا دسمبر 2024) کے دوران برآمدات کا حجم 4.810 ملین ٹن تک بڑھ گیا۔ اسطرح گذشتہ مالی سال کے مقابلہ میں رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی ملکی برآمدات میں 1.155 ملین ٹن یعنی 31.60 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اے پی سی ایم اے کے مطابق گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کے مقابلہ میں رواں مالی سال کے اسی عرصہ کے دوران سیمنٹ کی مقامی فروخت 10.41 فیصد کی کمی سے 20.228 ملین ٹن کے مقابلہ میں 18.122 ملین ٹن تک کم ہو گئیں۔

ایف پی سی سی آئی کی فیسوں میں 100 فیصد اضافہ غیر منصفانہ ہے، مرزا عبدالرحمٰن

فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایف پی سی سی آئی) کے سابق نائب صدر اور اٹک چیمبر آف کامرس کے بانی صدر مرزا عبدالرحمٰن نے کہا ہے کہ ایف پی سی سی آئی کی جانب سے مختلف فیسوں میں سو فیصد اضافہ کو مسترد کرتے ہیں۔ اخراجات میں کمی کے بجائے انھیں بڑھایا جا رہا ہے جسے پورا کرنے کے لئے تاضروں اور صنعتکاروں کو ہدف بنایا جا رہا ہے جو نا قابل برداشت ہے۔ مرزا عبدالرحمان نے یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا کہ ایف پی سی سی آئی فیس کے ڈھانچے میں ایک سو فیصد اضافہ سے تجارتی انجمنوں اور تاجر برادری کے ارکان پر اضافی بوجھ پڑے گا۔ یہاں جاری ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ یونائیٹڈ بزنس گروپ (یو بی جی) نے ایف پی سی سی آئی میں پانچ سال کے وقفے کے بعد دوبارہ اقتدار سنبھالا ہے کیونکہ ووٹرز نے اسے ناقص کارکردگی کی وجہ سے مسترد کر دیا تھا۔ مگر اقتدار سنبھالنے کے بعد وہی کام شروع کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے انھیں مسترد کیا گیا تھا جو افسوسناک ہے۔ وسائل کے ضیاں، غیر قانونی تقرریوں اور دیگر متنازعہ اقدامات کے براہ راست ذمہ دار ایف پی سی سی آئی کے صدر ہیں۔ مرزا عبدالرحمٰن نے تمام چیمبرز آف کامرس اور تجارتی انجمنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس اقدام پر احتجاج کریں۔

A Publication of World Kashmir Forum

زیراہتمام ورلڈ کشمیر فورم

اسلام آباد، وزیراعظم آزاد کشمیر چوہدری انوارالحق سے ورلڈ کشمیر فورم کے
چیئرمین ڈاکٹر حاجی محمد رفیق پردیسی اور جنرل سیکریٹری شیخ راشد عالم ملاقات کر رہے ہیں

اسلام آباد، وزیراعظم آزاد کشمیر چوہدری انوارالحق کو ورلڈ کشمیر فورم کے چیئرمین ڈاکٹر حاجی محمد رفیق پردیسی جہان کشمیر میگزین پیش کر رہے ہیں۔ اس موقع پر جنرل سیکریٹری شیخ راشد عالم، فنانس سیکریٹری رفیق سلیمان، لیاقت علی خان مانگرے اور دیگر بھی موجود ہیں